نیلی راوی بھینس کے اوصاف
اور
پرکھنے کے رہنما اصول

پروفیسر محمد سجاد خاں

چولستان یونیورسٹی آف وٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور

CUVAS
CHOLISTAN UNIVERSITY OF VETERINARY AND ANIMAL SCIENCES, BAHAWALPUR

بفلو بریڈرز اسوسی ایشن پنجاب (پاکستان)

ناشر:
سب سنٹر، نیشنل سنٹر فار لائیوسٹاک بریڈنگ، جنیٹکس اینڈ جینومکس،
چولستان یونیورسٹی آف وٹرنری اینڈ اینمل سائنسز بہاولپور

نیلی راوی بھینس کے اوصاف
اور
پرکھنے کے رہنما اصول

2021

پروفیسر محمد سجاد خاں
چولستان یونیورسٹی آف وٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور

بفلو بریڈرز ایسوسی ایشن پنجاب (پاکستان)

پیش لفظ

ہمارے ہاں ڈیری فارمنگ کے لئے بھینس ایک نہایت اہم جانور ہے۔ ان سے ملنے والا دودھ اور دیگر مصنوعات محنت کش لوگوں کے لئے انتہائی مفید ہیں۔ بھینسوں کے مقامی ہونے کی بڑی وجہ ان کا ہمارے خطے میں ارتقاع ہے۔ سندھ اور پنجاب کے دریائی علاقے ان کی بنیادی چراہ گاہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھینسیں ہمارے معاشرتی اور معیشتی رہن سہن کا حصہ ہیں۔ ہمالیہ سے آئے پانی نے جب ہماری زمینوں کو زرخیز کیا تو اس پانی نے بھینسوں کو بھی گرمی کی شدت سے نہ صرف بچنے میں مددد ی بلکہ سبز چاروں نے ان کے فروغ میں مدد بھی کی۔ انہیں یہاں سے ختم کرنے اور ان کی جگہ غیر ملکی گائیوں کو لانے کی اب تک کی ساری کوششیں ناکام رہی ہیں یہ دیہاتوں کے سادہ رہن سہن کے ساتھ بھی مطابقت رکھتی ہیں اور اپنا کردار احسن طریقے سے نبھا رہی ہیں۔ جانوروں میں خوبصورتی کے معیار پر میری پہلے ہی کئی کتابیں آ چکی ہیں ۔ ساہیوال نسل پر 2016 میں چھپنے والی انگریزی کتاب اور 2018 میں اس کے اردو ترجمے نے بھینسوں میں خوبصورتی کے لیے کتاب کو لازمی سا کر دیا اور میلوں میں حصہ لینے والے کسانوں نے یہ توقعات وابستہ کر لیں کہ خوبصورتی کے معیار کتابی شکل میں ہونے لازمی ہیں۔

اصل میں میری طرف سے اس کتاب کو لکھنے کا ارادہ اس وقت ہی مصمم ہو گیا تھا جب میں مرحوم زوار خان صاحب سے کئی سال پہلے ملا اور انہوں نے مجھے نیلی اور راوی نسلوں کے ضم ہونے کی کہانی سنائی۔ پچاس کی دہائی کے آخری سالوں میں ایک نوجوان ویٹرنرین کے طور پر انہیں ایک لائیو سٹاک شو میں اس وقت کی نوکر شاہی کا سامنا کرنا پڑا اور انہیں بھینسوں کی خوبصورتی کے حوالے سے شرمندگی سے گزارا گیا۔ اس کا بدلہ لینے کے لیے انہوں نے ایک ہی سانڈ کو ایک سال نیلی اور دوسرے سال راوی نسل کے مقابلے میں شامل کیا اور بہترین سانڈ کے طور پر انعام دلوانے میں کامیاب رہے۔ اس طرح نیلی اور راوی نسلوں کے سینہ بہ سینہ معیاروں کا پول کھل گیا۔ حکومت نے آخر کار 1965 میں یہ اعلان کیا کہ اب نیلی، راوی اور کُنڈی نسلوں کی بجائے دو نسلیں ہوں گی یعنی نیلی راوی اور کُنڈی اور کہا گیا ایسے کرنے کی ضرورت قیام پاکستان کے بعد سے ہی محسوس کی جا رہی تھی۔ البتہ اب بھی نسل در نسل بھینس پالنے والے خاندانوں نے کافی تعداد میں خالص نیلی بھینس (اور کسی حد تک راوی بھینس) کی نسل پال رکھی ہے۔

ذاتی طور پر میں پچھلے 15 سال سے گائے بھینس اور بھیڑ بکریوں کے خوبصورتی کے مقابلوں سے منسلک ہوں کہیں جج کے طور پر اور کہیں منتظم کے طور پر ایسے بیسیوں مقابلے دیکھ چکا ہوں بلکہ 1985 میں بطور لیکچرار بھرتی ہونے کے بعد سے ہی قومی میلوں کے لیے جانور تیار کرنے اور شوز میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔ کئی بین الاقوامی میلے دیکھنے کا بھی موقع ملا اور یوں یہ میلے میرے لئے نہ صرف علم کا ذریعہ رہے بلکہ جانوروں کے پالنے والوں سے رابطوں نے بھی بہت کچھ سکھایا اور اس سے نسلوں کے علاقائی علم سے آگاہی اور اس کی افادیت بھی ابھر کر سامنے آئی۔

بھینسوں میں خوبصورتی اس لیے آسان نہیں کیونکہ خوبصورتی کا زیادہ تر معیار لوگوں کے دلوں میں ہے اور اس موضوع پر کتابیں اور انٹرنیٹ بھی خاموش ہے۔ ان حالات میں اس کتاب کو پہلی کاوش سمجھا جائے۔ یہاں یہ بات بتانی بھی ضروری ہے کہ اس کتاب میں کچھ عبارت میری پچھلی کتاب ''ساہیوال نسل کے اوصاف اور پرکھنے کا معیار'' سے لی گئی ہے۔ بھینسوں کے نسلی اوصاف پر بہت پرانا لٹریچر بھی آخر میں لف کیا گیا ہے تا کہ آنے والوں کو بھینسوں پر لکھنے میں آسانی ہو کیونکہ انٹرنیٹ کے دور میں ایسے حوالہ جات ڈھونڈنا مشکل ہے۔ مجھے خوشی ہو گی کہ آئندہ لوگ ایسی اور کتابیں لکھیں۔

اس کتاب میں نیلی راوی نسل پر بنیادی توجہ دی گئی ہے لیکن کُنڈی اور اذاخیلی نسلوں کو بھی کہیں کہیں شامل کیا گیا ہے۔ نسلی اوصاف کے علاوہ خوبصورتی میں کافی ساری چیزیں مشترک ہیں اس لیے امید ہے دوسری نسلیں رکھنے والے لوگ بھی مستفید ہوں گے۔

اس کاوش میں بہت سارے لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں وہ بھینس پال جو مجھے اپنے ڈیروں پر یا بھینس میلوں میں ملے میرے سب سے زیادہ شکریہ کے مستحق ہیں چاہے وہ پنجاب میں تھے صوبہ خیبر پختون خواہ میں یا سندھ میں انہی سے مل کر مجھے حوصلہ ملتا رہا۔ ساہیوال نسل سے معیار پنجاب گورنمنٹ نے جب مان لئے تو لگا اب مجھے بھینسوں کے معیارات لکھنے میں جلدی کرنی چاہیے۔

میرے دفتر سے حافظ فرحان علی نے فوٹو کھینچنے میں مدد کی۔ اسی طرح بفلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور سیمن پروڈکشن یونٹ قادر آباد کے عملے نے ہمیشہ فراخدلی سے اپنا وقت دیا۔ بفلو بریڈرا یسوسی ایشن کا بھی شکریہ جنہوں نے اس کتاب کا بے چینی سے انتظار کیا۔ خاص طور پر جنرل سیکریٹری کا بھی مشکور ہوں، جنہوں نے خوبصورتی کے معیار کی مختلف جہتوں

پر اتفاق رائے پیدا کرنے میں مدد کی اور اس مکالے کی نوک پلک سنوارنے میں معاون ثابت ہوئے۔

زرعی یونیورسٹی میں میرے طلباء اور دوست بھی شکریہ کے مستحق ہیں کیونکہ ان کی مدد سے میں بہت سارے شو منعقد کر سکا اور اُن میں حصہ لے سکا۔

پروفیسر محمد سجاد خاں

وائس چانسلر

چولستان یونیورسٹی آف وٹرنری اینڈ اینمل سائنسز بہاولپور

فہرست

1۔ بھینس کے جسمانی حصے 01
1.1۔ سر اور گردن 01
1.2۔ بالائی کمر 03
1.3۔ پاؤں اور ٹانگیں 03
1.4۔ جسم اور سینہ 03
1.5۔ حیوانہ 04
2۔ سانڈ کے جسمانی حصے 05
2.1۔ خصیے 06
2.2۔ عضوِ تناسل 06
3۔ خوبصورتی کیلئے بھینسوں کی پرکھ یا بھینسوں میں خوبصورتی 07
3.1۔ حیوانہ 07
3.2۔ دوسرے دودھیلی اوصاف 10
3.3۔ پچھلی ٹانگیں اور پاؤں 15
3.4۔ فریم/ڈھانچہ 17
4۔ نقائص اور خامیاں 24
4.1۔ ناقابلِ توجہ نقائص 24
4.2۔ پہلے درجہ کے نقائص 24
4.3۔ دوسرے درجہ کے معمولی سے بڑھ کر نقائص 25
4.4۔ تیسرے درجہ کے سنجیدہ نقائص 26
4.5۔ چوتھے درجہ کے ناقابلِ قبول نقائص 26

5۔ کٹوں (بچھڑوں) اور جھوٹیوں کا انتخاب 27
5.1۔ دودھیلی خصوصیات 28
5.2۔ دیگر دودھیلی اوصاف 29
5.3۔ ٹانگیں اور پاؤں 30
5.4۔ فریم/ڈھانچہ 30
5.5۔ دودھ پیتی کٹیوں (بچھڑیوں) کا انتخاب 30
6۔ سانڈ کا انتخاب 32
6.1۔ نسلی اوصاف 32
6.2۔ پچھلی ٹانگیں 35
6.3۔ خصیے 37
6.4۔ خصیوں کی تھیلی 38
6.5۔ میان اور ختنہ 41
6.6۔ خصیوں کے ساتھ فالتو تھن 42
7۔ چھوٹی عمر کے سانڈوں کا انتخاب 43
8۔ چھوٹے بچوں کا انتخاب 48
9۔ جج حضرات کیلئے تجاویز 49

تصاویر اور جدول کی فہرست

1.1 بھینس کے جسم کے حصے 01
2.1 نیلی راوی سانڈ کے جسم کے حصے 05
3.1 گہرائی حیوانہ بھینس (بایاں گہرا، درمیان مناسب، دایاں کم) 08
3.2 پچھلا حیوانہ کی خوبصورت اونچائی 09
3.3 تھنوں کا جڑاؤ 09

3.4 تھنوں کا قریب ترین جڑاؤ 10
3.5 بھینس کے حیوانہ کا دراڑ (بائیں کمزور، درمیانہ مناسب، دایاں مظبوط) 10
3.6 بھینس میں حیوانہ کا اگلے حصہ کا بندھن/جڑاؤ (اوپر والا بہت اچھا، نیچے والا کمزور) 11
3.7 بھینسوں میں تھنوں کی لمبائی (بایاں مناسب، درمیانہ اور دایاں ناپسندیدہ لمبا) 12
3.8 بھینسوں میں تھنوں کی شکل (بایاں بلب کی شکل، دایاں ترجیحاً بہتر) 12
3.9 تھنوں کی سمت (بایاں اگلے تھن پیچھے کی طرف مڑے، دایاں چاروں تھن پیچھے کی طرف مڑے) 12
3.10 بھینسوں میں پسلیوں کی گہرائی 13
3.11 پٹھ کی مناسب ڈھلوان (درمیانہ مناسب) 14
3.12 دودھیل بھینسوں میں کولہے کی ہڈیاں 14
3.13 پچھلی ٹانگوں کا طرفانہ عکس (بایاں زیادہ سیدھا، درمیانہ مناسب، دایاں خم دار) 15
3.14 پیروں کا زاویہ (درمیانہ ترجیحاً بہتر) 16
3.15 بھینس کے سینہ (برسکٹ) کا تغیر (دائیں پسندیدہ) 16
3.16 پچھلی ٹانگیں، پچھلا عکس (دایاں اور درمیانہ اندر کی طرف، بایاں مناسب ٹانگ کے ساتھ) 18
3.17 پیٹھ کی ہڈی (سیکرم) کی مختلف شکلیں (دائیں پسندیدہ) 18
3.18 بھوری نیلی راوی بھینس (بایاں مینے سینگ، دایاں کنڈے سینگ) 19
3.19 کُنڈی بھینس 19
3.20 اذاخیلی بھینس 19
3.21 زیرجلد چربی (دائیں مناسب، بائیں ناپسندیدہ) 23
5.1 نیلی راوی نسل کی جھوٹیاں 27
5.2 نیلی راوی نسل کی جھوٹیوں میں حیوانے کی شکلیں 29
6.1 نیلی راوی سانڈ (بایاں کالا، دایاں بھورا) 34
6.2 کُنڈی سانڈ (بایاں بالغ، دایاں کم عمر) 34
6.3 اذاخیلی سانڈ (بایاں البائنو ، دایاں جوان) 34
6.4 پچھلی ٹانگوں کا طرفی جائزہ (مرکز والی ترجیحاً بہتر) 35
6.5 جوان سانڈ کی پچھلی ٹانگیں اور پچھلا عکس (بایاں مناسب) 36

6.6 نیلی راوی سانڈوں میں خصیوں کی درست ساخت 37
6.7 خصیوں کی تھیلی کی گہرائی معتدل موسم میں (درمیانہ پسندیدہ) 38
6.8 خصیوں کا خمیدہ پن 39
6.9 خصیوں کی بے ہنگم ساخت 39
6.10 خصیوں کی غیر فطری حالتیں 40
6.11 خصیوں کی چھوٹی تھیلی 40
6.12 میان/موتری غیر معمولی لمبائی 41
6.13 میان/موتری اور خصیوں کی ساخت 41
6.14 ختنہ کا باہر نکلنا (بایاں ناپسندیدہ، دایاں مناسب) 41
6.15 خصیوں کے ساتھ فالتو تھن (بایاں دونوں پسندیدہ، دایاں غیر پسندیدہ) 42
7.1 چھوٹی عمر کے نیلی راوی نسل کے سانڈ 43
7.2 چھوٹی عمر کے نیلی راوی سانڈوں میں مناسب خصیے 44
7.3 چھوٹی عمر کے سانڈوں میں خصیوں کی تھیلی کی غیر مناسب ساخت 44
8.1 بھورا نیلی راوی، کالا نیلی راوی، البائنو نیلی راوی، اذا خیلی نسل کے بچے 48

جدول

ٹیبل -3.1 بھینس کی خوبصورتی کے نقاط کا خلاصہ 20
ٹیبل -7.1 سانڈ کی خوبصورتی کے نقاط کا خلاصہ 45

1۔ بھینس کے جسمانی حصے

بھینس کے جسمانی حصوں کے ساتھ واقفیت ضروری ہے تاکہ خوبصورتی پر بات کرتے ہوئے ابہام نہ ہو۔ مقامی زبان میں اعضاء کے نام کسانوں اور دوسرے لوگوں سے بات کرنے میں مزید کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ بھینسوں کے جسمانی اعضاء گائیوں سے مختلف نہیں ہوتے بلکہ صرف رنگ، سائز اور شکل کچھ مختلف ہوسکتی ہے۔ انہیں یہاں پر مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔ **(شکل 1.1)**

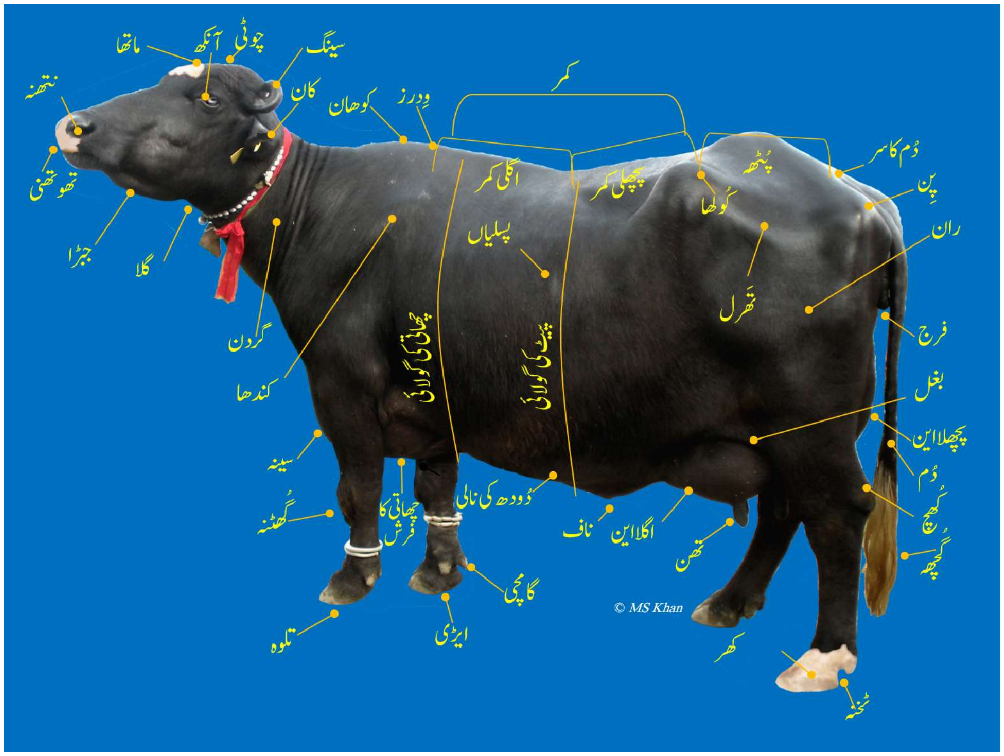

شکل 1.1 بھینس کے جسم کے حصے

1.1 سر اور گردن

سر تھوتھنی سے شروع ہوتا ہے تھوتھنی میں منہ اور ناک (نتھنے) شامل ہیں سینگوں کی طرف جاتے ہوئے چہرہ، ماتھا اور پول آتے ہیں۔ پول سینگوں کے درمیان والی جگہ کو کہتے ہیں۔ بھینسوں میں سینگ چوڑی دار گول ہوتے ہیں اور

گولائی کی کساوٹ میں کافی تناؤ پایا جاتا ہے۔سرنگوں ہوئے سینگوں والی بھینس بھی ملتی ہے اور یہ کوئی عیب نہیں ہے۔
ایسے سینگ بعض دفعہ ہاتھ لگانے سے ہل بھی جاتے ہیں۔ایک سینگ کا نیچے کی طرف ہونا اور دوسرے کا چوڑی دار ہونا بھی ممکن ہے۔سینگوں کو سرے سے اتارنے کی سرکاری کوشش بارآور نہیں ہوسکی اور ابھی بھی بھینس پال لوگ سینگ کٹی بھینس پسند نہیں کرتے ۔سینگوں کی اشکال کو عام طور پر گول کُنڈے، اونچے کُنڈے، کُھلے کُنڈے، ڈھیلے، ڈھاگ تلوارے، اور مینے جیسے ناموں سے منسوب کیا جاتا ہے۔
دوسرے جانوروں کی طرح بھینس میں بھی آنکھیں خاصی اہمیت رکھتی ہیں۔ بینائی کے ساتھ اسکی خوراک اور حفاظت میں مددگار ہیں۔بھینس کی آنکھیں ابھری ہوئی اور نمایاں ہوتی ہیں، یک رنگ معیار کے طور پر پسند کی جاتی ہیں۔ نیلی راوی بھینس میں آنکھیں مختلف رنگوں میں پائی جاتی ہیں۔ان میں نیلی سفید آنکھ سرخ ڈورے کے ساتھ، سفید آنکھ نیلی لائن کے ساتھ اور بیرونی کالے ڈورے کے ساتھ سفید آنکھ، سرمائی آنکھ، نیلی کالے ڈورے کے ساتھ، سرخ ڈورے کے ساتھ، کالی آنکھ، سفید آنکھ ٹکڑوں کے ساتھ شامل ہیں۔ دونوں مختلف یعنی ایک سفید اور دوسری کالی نقص دار تصور کی جاتی ہیں۔ ہر علاقے میں بریڈرز کے نزدیک آنکھ کی پسندیدگی مختلف ہے۔بفیلو بریڈرایسوسی ایشن پنجاب پاکستان کے پینل کے ججز سفید آنکھ کو دوسری آنکھوں پر فوقیت دیتے ہیں۔ آنکھوں کے درمیان چوڑے حصے کو ماتھا کہا جاتا ہے۔ماتھے اور نتھنوں کے درمیان ناک ہوتی ہے جس کا ابھرا ہوا حصہ ناک کا پل کہلاتا ہے۔تھوتھنی کے نیچے جبڑے اور پھر گلا آتا ہے۔جبڑوں کا بنیادی کام خوراک کا چبانا ہے جگالی کرتی بھینسوں میں یہ مستقل حرکت میں رہتے ہیں۔
سر کے نیچے کی طرف گلا ہے اور پھر گردن بعد میں شروع ہوتی ہے۔دوسرے فارمی جانوروں میں بھی یہی ترتیب ہوتی ہے۔گردن کے نیچے لٹکتی ہوئی چمڑی کو جھالر کہتے ہیں اور یہ بھینسوں میں نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے کچھ جانوروں میں نیچے جبڑوں کے نیچے یا تھوتھنی کے نیچے تھوڑی لٹکتی ہوئی ڈھیلی ڈھالی جھالر سی ہوتی ہے۔خاص طور پر زیادہ عمر کے جانوروں میں اور یہ کوئی عیب نہیں ہے۔
گردن سے پچھلی طرف (ٹانگوں کی طرف) جاتے ہوئے چھاتی آتی ہے اور ٹانگوں کے بالکل درمیان تھوڑا اگلی طرف ابھرے ہوئے حصے کو برسکٹ (کاوَلی) کہتے ہیں یہ نرم ہڈی پر چربی چڑھی ہوتی ہے۔

1.2۔ بالائی کمر

گردن کے پیچھے کوہان اور ودرز کے بعد دم تک کا حصہ بالائی کمر کہلاتا ہے۔اس میں چائن لائن اور رمپ (پٹھ) شامل ہیں۔ہمارے ہاں چائن اور لائن اصل میں کمر ہے۔پٹھ کے بعد دُم ہے اور ان سب حصوں میں ریڑھ کی ہڈی کے مُہرے ہوتے ہیں۔پیچھے سے اگر دُم سے سر کی طرف دیکھیں تو کولہا نمایاں ہوتا ہے اور اس میں دُم کے سر کے تقریباً دونوں طرف پن اور اگلی طرف بڑی بڑی ہپ ہڈیاں نمایاں ہوتی ہیں سب سے اونچی ہڈی سکرم ہے یاد رہے گائے میں ایسا نہیں ہوتا یہ کولہے کی ہڈیوں کے تقریباً درمیان میں ہوتا ہے تھرل ران کے اوپر اور کولہا کی ہڈیوں سے نیچے ہوتا ہے اور پچھلی ٹانگ کو پیٹھ سے ملاتا ہے اور بہت اہم حصہ ہے کیونکہ اندر نظام تولید اسی حصے نے اٹھایا ہوتا ہے۔پیٹھ کا چوڑا ہونا اور متوازی ہونا نہایت ضروری ہے کہ حیوانہ کی ساخت اس سے متاثر ہوتی ہے۔بالائی کمر کا آخری حصہ دُم کا سر ہے جس کے ساتھ دُم لگی ہوتی ہے اور اس کے آخر میں دُم چھلا ہوتا ہے۔

1.3۔ پاؤں اور ٹانگیں

اگلی اور پچھلی ٹانگیں اپنے اپنے لحاظ سے اہمیت رکھتی ہیں۔ہر ٹانگ کے نیچے کُھر ہوتے ہیں۔کُھر کے پچھلے حصے کو ایڑی اور نیچے والے حصے کو تلوا کہتے ہیں۔کُھر کے دونوں حصوں کے درمیان فاصلہ ہوتا ہے پچھلی طرف دو چھوٹے چھوٹے سُم ہوتے ہیں جنہیں گا مچی بھی کہتے ہیں اگر یہ بہت بڑے ہو جائیں تو کُھروں کے ساتھ انہیں بھی تراشا جاتا ہے۔

کُھر سے اوپر والے جوڑ کو پاسٹرن کہتے ہیں۔کھڑا ہونے یا چلنے کے دوران یہ چوٹ یا جھٹکا برداشت کرتا ہے۔پاسٹرن سے اوپر والا جوڑ پچھلی ٹانگ میں ہاک جوڑ ہے (کُھچ) اگلی ٹانگ میں گھٹنہ ہے ہاک کے اوپر ران ہے اور اگلی ٹانگوں میں اس سے اوپر کندھے کا جوڑ ہے جس کے اوپر کندھے کا بلیڈ ہے جو اوپر کی طرف جاتا ہے۔

1.4۔ جسم اور سینہ

کمر کے نیچے زمین کی طرف بڑا سا پیٹ ہوتا ہے جس میں بڑا معدہ یعنی ریومن ہوتا ہے۔اس میں خوراک ہضم کرنے والے جراثیم ہوتے ہیں جو ہوا کی غیر موجودگی میں چارے وغیرہ کو کارآمد بنانے میں مدد دیتے ہیں ۔پیٹ کے درمیان میں اس کی گولائی ماپی جاسکتی ہے۔پچھلی ٹانگوں کے آگے اگر پیٹ کی گولائی ماپی جائے تو

اسے پانچ گرتھ(Paunch girth) کہتے ھیں۔ اور اگلی ٹانگوں کے پیچھے سینے کی گولائی ماپی جاتی ہے(Chest girth) یہاں دل اور دوسرے اہم عضو ہوتے ہیں جانور کو سامنے سے دیکھنے سے چھاتی نمایاں ہوتی ہے اور ٹانگوں کے درمیان والے حصے کو چھاتی کا فرش کہتے ہیں۔بھینسوں میں بھی چھاتی کا بڑا ہونا ضوری ہے کہ اس میں اہم اعضاء کام کرتے ہیں اسی طرح پیٹ بھی بہت چھوٹا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ چارے وغیرہ کی جگہ کافی ہوگی تو جانور مناسب مقدار میں کھا سکے گا اور زیادہ دودھ دے سکے گا۔

1.5۔ حیوانہ

دودھ حیوانے میں بنتا ہے اور یہیں جمع رہتا ہے چوائی کے وقت یہ تھنوں کے ذریعے باہر آتا ہے حیوانے کے چار حصے ہوتے ہیں دو اگلی طرف کے حصوں کو اگلا حیوانہ اور دو پچھلے حصوں کو پچھلا حیوانہ بھی کہتے ہیں۔ اگر جانور کے پیچھے کی طرف سے حیوانہ پر نظر ڈالیں تو دائیں اور بائیں اطراف کے درمیان ایک پٹی سی ہوتی ہے جسے چیر یا دراڑ(Central Ligament) کہا جاتا ہے۔اس کا کام جانور کے حیوانہ کو اٹھائے رکھنے میں مدد دینا ہے۔جتنا یہ چیر گہرا ہوگا اُتنا ہی اسے مضبوط سمجھا جائے گا۔حیوانے کا پیچھے سے دُم کی طرف ہونے کو حیوانہ کی اونچائی کا نام دیا جاتا ہے۔حیوانہ کی گہرائی حیوانے کے فرش اور ٹانگوں کے ہاک جوڑ کے تقابلی جائزے سے ماپی جاتی ہے۔حیوانہ جتنا ھاک جوڑ سے نیچے ہوگا اسے اتنا ہی گہرا تصور کیا جائے گا اور جتنا اس جوڑ سے اوپر ہوگا اتنا ہی کم گہرا ہوگا۔گہرے حیوانوں کو چوٹ لگنے کے امکان زیادہ ہوتے ہیں۔اس طرح زیادہ دودھ دینے والے جانوروں میں حیوانہ کا اگلا حصہ ناف کی طرف ہونا اچھا سمجھا جاتا ہے اور اگلے حیوانے کا ناف کی طرف مضبوطی سے جڑا ہونا بھی ٹھیک ہے ورنہ اسے ٹوٹا ہوا حیوانہ شمار کیا جائے گا۔

2۔ سانڈ کے جسمانی حصے

سانڈ کے جسمانی حصے بھینس ہی کی طرح کے ہوتے ہیں مگر شکل اور سائز مختلف ہو سکتا ہے جنسی اعضاء بحر حال مختلف ہوتے ہیں اور ہوتے بھی مختلف جگہ پر ہیں۔ تولیدی نظام کے بڑے حصوں میں عضو تناسل، خصیے اور دوسرے مددگار غدود جو جرثوموں کی بالیدگی اور ترسیل میں مدد دیتے ہیں۔ نر میں خوبصورتی کے مقابلوں میں خصیوں کو باریک بینی سے دیکھا جاتا ہے۔ البتہ غیر معمولی صورت میں انہیں چھوا بھی جا سکتا ہے تاکہ معقولیت کا تعین ہو سکے۔ (شکل 2.1)

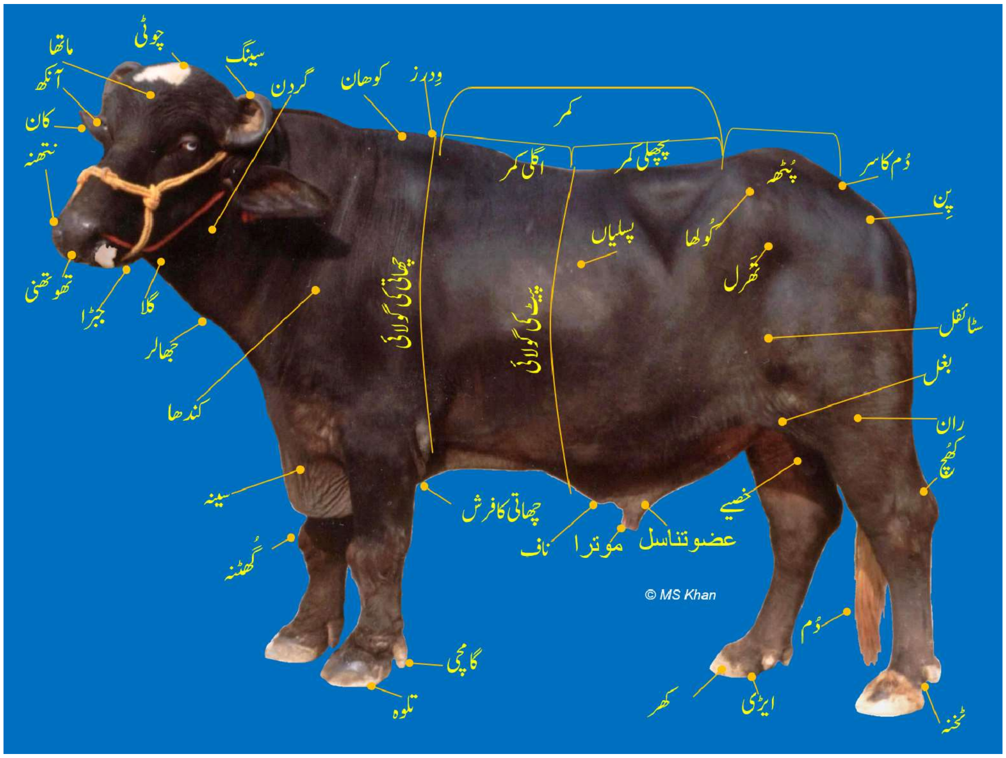

شکل 2.1 نیلی راوی سانڈ کے جسم کے حصے

2.1۔ خصیے

گائیوں کے سانڈوں کی طرح بھینس کے سانڈ میں بھی دو ہی خصیے ہوتے ہیں ان کا بنیادی کام مادہِ تولید پیدا کرنا ہے۔ نر ہارمون بھی انہیں میں پیدا ہوتے ہیں خصیے جس تھیلی میں ہوتے ہیں اسے سکروٹم کہا جاتا ہے۔اس میں نہ صرف یہ محفوظ ہوتے ہیں بلکہ موسمی اثرات سے بھی کافی حد تک محفوظ ہوتے ہیں۔ چونکہ مادہ تولید بننے کے لیے جانوروں کے اندر کا درجہ حرارت سودمند نہیں ہوتا اس لیے کئی دوسری انواع کی طرح چار پاؤں میں خصیے جسم کے باہر ہوتے ہیں سکروٹم خصیوں کو جسم کے قریب رکھنے یا دور رکھنے میں بھی مدد کرتی ہے تا کہ مادہ تولید پیدا ہو سکے۔ سردی میں یہ سکڑ جاتی ہے اور گرمی میں پھیل جاتی ہے کبھی کبھی ایک یا دونوں خصیے موروثی یا دیگر وجوہات سے جسم کے اندر ہی رہ جاتے ہیں یا کم از کم پوری طرح باہر نہیں آتے ایسے نروں کے لیے کرپٹورکڈ (Chriptorchids) کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

2.2۔ عضوتناسل

بھینس کے تولیدی نظام میں مادہِ تولید نر کے عضوئے تناسل سے منتقل ہوتا ہے دوران ملاپ یہ آلہ تناسل لمبا ہو جاتا ہے اور ملاپ کے وقت بھینس کے رحم میں مادہ تولید منتقل کرتا ہے عام حالت میں پیشاب بھی اسی آلہ تناسل سے باہر آتا ہے جس میان میں یہ آلہ رہتا ہے اسے شیتھ (Sheath) کہتے ہیں اور اس کی ساخت میں کافی تنوع ہے۔اس کا چھوٹا ہونا اچھا سمجھا جاتا ہے تا کہ زخمی ہونے کے مواقع کم ہو سکیں۔ جوان بھینسوں میں جو ملائی کے لیے تیار ہو جائیں یا ان سے مادہ تولید اکٹھا کرنے کا ارادہ ہو (مصنوعی نسل کشی کے لیے) عضوتناسل کی پرکھ ضروری ہے۔ جب سانڈ سکون میں ہو یا ملائی سے فارغ ہو تو ایک لال رنگ کا لوتھڑا شیتھ سے باہر لٹکا ہوا نظر آتا ہے ایسے سانڈوں کو اچھا نہیں سمجھا جاتا کیونکہ اس میں زخمی ہونے اور بیماریوں کے منتقل ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔

3۔ خوبصورتی کے لیے بھینسوں کی پرکھ

ہمارے ملک میں بھینسیں بنیادی طور پر دودھ کے لیے رکھی جاتی ہیں۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ان کا گوشت نہیں کھایا جاتا یا ان کا چمڑا استعمال نہیں ہوتا یا یہ کہ وہ پیشاب اور گوبر کی شکل میں نامعیاتی کھاد پیدا نہیں کرتی۔ یہ گائیوں کی مشہور نسلوں جیسا کہ ہولسٹین یا جرسی ہی کی طرح ہے جو کہ بنیادی طور پر دودھ یا دودھ سے بنی دوسری اہم مصنوعات کے لیے ہی رکھی جاتی ہیں لیکن بھینسوں کی مماثلت گائیوں کی ان نسلوں سے بالکل نہیں ہے جو کہ صرف گوشت (مثلاً اینگس) یا پھر دوہرے (Dual) مقاصد یعنی دودھ اور گوشت (مثلاً سیمن ٹال) دونوں کے لیے پائی جاتی ہیں۔

لہٰذا بھینسوں کو دودھ دینے والے جانوروں کے طور پر ہی پرکھا جائے گا اور یہ بھی یاد رہے کہ خوبصورتی کا مطلب ہرگز کوئی سنی سنائی یا خیالی خوبی کو برقرار رکھنے کے لیے نہیں ہوگا بلکہ خوبصورتی کا مطلب وہ خدوخال ہیں جن سے جانور میں لمبے عرصے کے لیے بہترین پیداوار دینے کی صلاحیت ہو اور ایسا کرنے میں وہ کسی تکلیف میں نہ رہے اور اسے تولیدی اور دوسری بیماریوں کا سامنا بھی کم سے کم ہو۔

لہٰذا بھینسوں کی خوبصورتی کے اوصاف کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1۔	حیوانہ	40%
2۔	دیگر ڈیری خصوصیات	20%
3۔	پاؤں اور ٹانگیں	20%
4۔	فریم/ڈھانچہ	20%

3.1۔ حیوانہ

دودھ دینے والے جانور میں حیوانہ اہم ترین عضو ہے۔ اسی لیے تمام اعضاء ملا کر 60% اور اکیلا حیوانہ 40% اہمیت کا حامل ہوتا ہے حیوانہ کے چار کوارٹر ہوتے ہیں اور ہر ایک کا نیچے ایک ایک تھن لگا ہوتا ہے حیوانہ کو

مزید سات خصوصیات میں بانٹا جاتا ہے۔ (شکل 3.1) (شکل 3.3)

1۔ حیوانہ کی گہرائی

2۔ پچھلا حیوانہ

3۔ اگلا حیوانہ

4۔ حیوانہ کی ساخت

5۔ حیوانہ کی دراڑ

6۔ تھنوں کا جڑاؤ

7۔ تھنوں کی شکل اور سائز

شکل 3.1 گہرائی حیوانہ بھینس (بایاں گہرا، درمیان مناسب، دایاں کم)

حیوانہ ہمیشہ بڑا ہی پسند کیا جاتا ہے لیکن اس کی گہرائی مناسب ہی ہونی چاہیے نہ اتنا کم گہرا ہو کہ بہت ہی چھوٹا ہو جائے اور نہ اتنا زمین کی طرف ہو کہ ھاک سے نیچے چلا جائے اس لیے ہاک جوڑ معیار ہے کہ حیوانے کا فرش اس سے نیچے نہیں جائے گا اور اگلے اور پچھلے حیوانہ میں سے پچھلے حیوانہ کو تھوڑی اہمیت زیادہ ہے اس کا چوڑا اور اونچا ہونا یعنی مقعد کی طرف اوپر تک ہونا اچھا سمجھا جاتا ہے اس طرح اگلے حیوانے کا ناف کی طرف کو بڑھا ہونا اچھا سمجھا جاتا ہے وہ حیوانہ جو اگلی طرف جلد یا فوراً ہی ختم ہو جائے حیوانہ کے سائز کو چھوٹا بنا دے گا۔ حیوانہ کا توازن بھی بہت اہم ہے حیوانہ کا چاروں کواٹرز کا متوازن ہونا اور ساخت کا نرم ہونا ضروری ہے کہ چوائی کے بعد حیوانہ سکڑ جائے اور دودھ سے بھرے اور پھیل جائے۔ (شکل 3.3) (شکل 3.5)

تھنوں کا کوارٹرز کے نیچے اس طرح ہونا کہ دودھ آسانی اور جلدی سے نکالا جا سکے۔ ان کا سائز بھی مناسب ہونا چاہیے۔ 3-4 انچ لمبائی ہاتھ سے دودھ نکالنے کے لیے مناسب ہے۔ (شکل 3.4) (شکل 3.7) (شکل 3.9) بہت لمبے تھن زخمی زیادہ ہوتے ہیں جبکہ بہت چھوٹے تھن دودھ نکالنے میں مشکل پیدا (شکل 3.2) (شکل 3.8) کر سکتے ہیں چونکہ دودھ نکالنے کا طریقہ بھی تھنوں کی لمبائی پر اثر انداز ہو سکتا ہے اس لیے گوالوں کو اس بات کی تربیت کی ضرورت ہے کہ وہ دودھ نکالتے وقت تھنوں کو بہت زیادہ نہ کھینچیں۔ ابھی ہمارے ہاں بھینسوں کو مشینوں سے دودھ نکالنے کا رواج عام نہیں ہے لیکن مستقبل میں ایسا بالکل ممکن ہے جیسا کہ کچھ ممالک میں ہے۔

شکل 3.2 پچھلا حیوانہ کی خوبصورت اونچائی

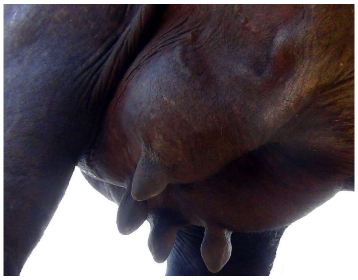

شکل 3.3 تھنوں کا جڑاؤ

اس لیے تھنوں کی ساخت بھی اہم ہے۔ بہت موٹے تھن اس لیے پسند نہیں کیے جاسکتے کیونکہ ان کو مشین کا کپ لگانا بھی مشکل ہوگا تو دودھ کیسے نکالا جاسکے گا۔ اگرچہ اگلے اور پچھلے تھنوں کی لمبائی برابر ہونی چاہیے کچھ بھینسوں میں اگلے تھن کچھ چھوٹے ہونگے لیکن سب کا بالکل سیدھا نیچے کی طرف ہونا ضروری ہے۔ پچھلی طرف مڑے تھنوں کو پسند نہیں کیا جاتا۔ (شکل3.6)(شکل 3.7) (شکل3.9)

شکل 3.5 بھینس کے حیوانہ کا دراڑ (بائیں کمزور، درمیانہ مناسب، دایاں مظبوط)

شکل 3.4 تھنوں کا قریب ترین جڑاؤ

3.2۔ دوسرے دودھیلی اوصاف

حیوانہ کے علاوہ دیگر دودھیلی اعضاء بھی اہم ہیں۔ ان میں پسلیاں، سینہ، گردن، پیٹ، ران، وڈر اور جلد شامل ہیں۔ پسلیوں کو علیحدہ علیحدہ چپٹی، ہموار اور گہری ہونا چاہیے۔ یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ باہر کی طرف ابھری ہوئی ہوں۔ ان تمام خوبیوں کے اشتراک سے جانور اپنی پیداواری زندگی دیر تک برقرار رکھتے ہیں۔ زیادہ تر توجہ کھلا پن اور زاویائی جسم، سینہ کی چوڑائی، اگلی پسلیوں کا اُبھار اور ہڈیوں کی بناوٹ کو دی جاتی ہے۔ جسم کی حالت جانور کے سوئے/ بیانت سے متناسب ہونی چاہیے۔ اس کی ترتیب ترجیحاً لسٹ کی جائے تو مندرجہ ذیل تفصیل کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ بھینس کو ایسا دیکھائی دینا چاہیے کہ وہ زیادہ دودھ پیدا کرتی ہے۔ گوشت کے پسندیدہ اوصاف ڈیری کے جانور کے لیے ناپسندیدہ ہیں۔ ڈیری کے جانور پتلے اور زاویانہ شکل کے ہوتے ہیں۔ لمبی اور پتلی گردن، کھلا ہوا جسم، پسلیوں کے درمیان زیادہ جگہ ڈیری کے پسندیدہ اوصاف ہیں۔ Wither کا پوائنٹ نوکیلا ہونا چاہیے۔ بالائی حصہ اور رمپ پر چربی جمع نہ ہو۔ کولہے اور پن (Pin)

کی ہڈیاں نوکیلی اور واضح ہوں۔ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے بھینسوں میں یہ نوکیلا پن گائیوں کی نسبت بہت واضح نہیں ہوتا اس لیے اس کو گائے کے معیار سے نہ ناپا جائے۔ (شکل 3.11)(شکل 3.12)(شکل 3.21)

رمپ کی ڈھلوان حیوانہ کو اسی زاویہ سے آگے جھکاتی ہے۔ اس طرح جانور میں حیوانہ کا پچھلا حصہ زیادہ بڑھ جاتا ہے اور اگلے حصہ کا جڑاؤ جسم سے کمزور ہونے کی وجہ سے حیوانہ لٹک سکتا ہے۔ ران پتلی اور اندر کی طرف سے خم دار ہو جن پر زائد چربی نہ ہو۔ پتلی ڈھیلی اور نرم جلد ڈیری کے اوصاف کی نشاندہی ہے۔ کیونکہ ایسی جلد میں خون کی ترسیل بہتر ہوتی ہے۔ لمبی اور پتلی گردن درکار ہے۔ گلے میں زیادہ بھاری پن نہ ہو۔ بھینسوں کی جسمانی ساخت لمبی ہونا اور پسلیوں کا واضح نظر آنا (یعنی زائد چربی نہ ہو) اچھی بات ہے۔ کمر میں مہروں کا واضح ہونا اور کولہے کی ہڈیوں کا واضح نظر آنا ضروری ہے (یعنی موٹاپے کا احساس نہ ہو)۔ بھینس کو آگے اور پیچھے سے دیکھنے پر سینہ چوڑا اور پسلیوں کا اُبھار دکھائی دے۔ بھینس کا گہرا سینہ اور گہری پسلیاں اس کی بناوٹ کی مضبوطی کو ظاہر کرتی ہیں۔ (شکل 3.6)(شکل 3.10)

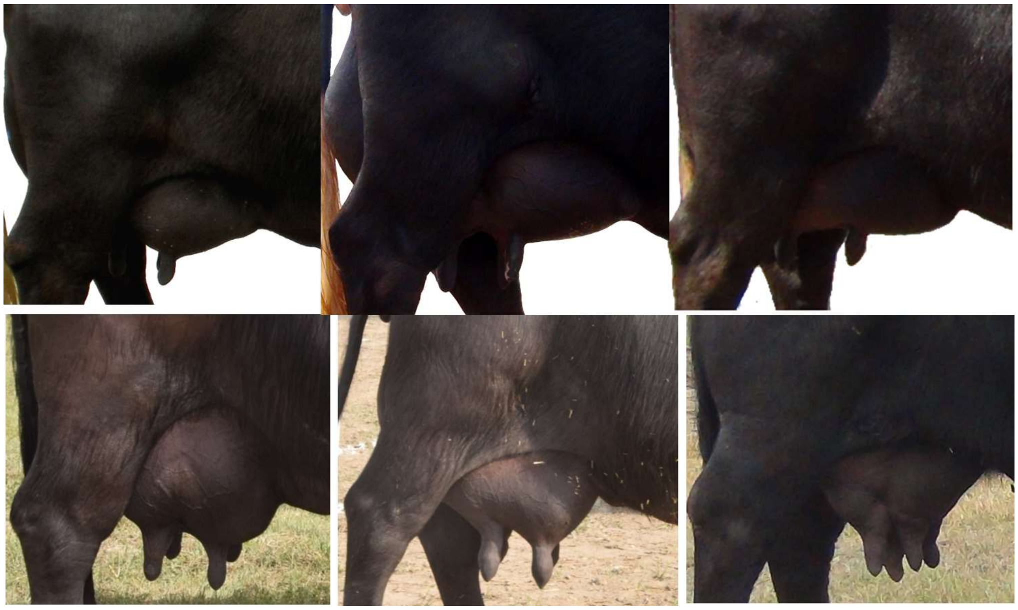

شکل 3.6 بھینس میں حیوانہ کا اگلے حصہ کا بندھن / جڑاؤ (اوپر والا بہت اچھا، نیچے والا کمزور)

شکل 3.7 بھینسوں میں تھنوں کی لمبائی (بایاں مناسب، درمیانہ اور دایاں ناپسندیدہ لمبا)

شکل 3.8 بھینسوں میں تھنوں کی شکل (بایاں بلب کی شکل، دایاں ترجیحاً بہتر)

شکل 3.9 تھنوں کی سمت (بایاں اگلے تھن پیچھے کی طرف مڑے، دایاں چاروں تھن پیچھے کی طرف مڑے)

شکل 3.10 بھینسوں میں پسلیوں کی گہرائی

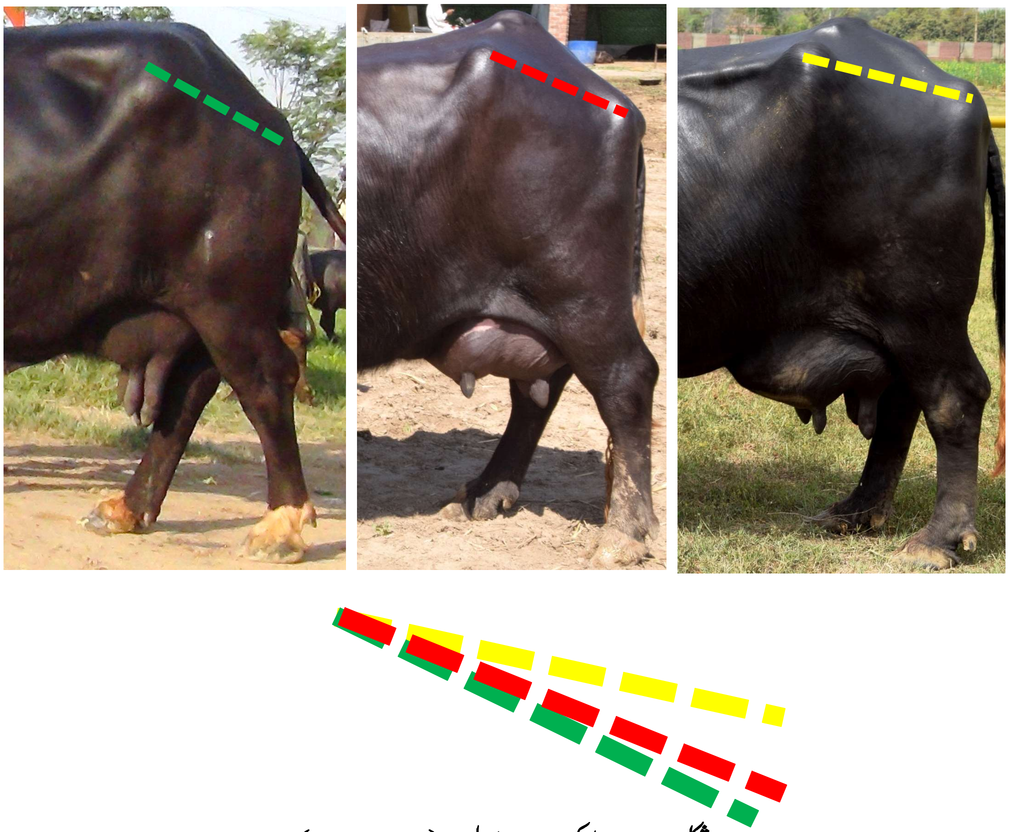

شکل 3.11 پٹھ کی مناسب ڈھلوان (درمیانہ مناسب)

شکل 3.12 دودھیل بھینسوں میں کولہے کی ہڈیاں

3.3۔ پچھلی ٹانگیں اور پاؤں

ٹانگوں کی ساخت اور پاؤں کی شکل کو بھینسوں میں زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی حالانکہ حیوانہ کے بعد یہ بہت اہم اعضاء ہیں کیونکہ کسی بھینس کے لمبے عرصے تک دودھ دینے میں یہ اعضاء کافی کارآمد ہیں۔ پاؤں کی کانٹ چھانٹ کا بھی بھینسوں میں رواج کم ہی ہے۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کانٹ چھانٹ نہ ہونے سے جانور تکلیف میں ہوتے ہیں۔ ایک مثالی پاؤں وہ ہوتا ہے جس کا پنجہ چھوٹا، ایڑی لمبی، پاؤں کی چھت چھوٹی اور مضبوط ہو۔ صحیح پاؤں کی شکل کو اکثر کانٹ چھانٹ اور زیادہ احتیاط کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسے جانور جن کے پاؤں بدنما شکل/ ٹوٹے پھوٹے ہوں ان کی ابتدائی عمر میں ہی چھانٹی کر دینا چاہیے۔ (شکل 3.13)

شکل 3.13 پچھلی ٹانگوں کا طرفانہ عکس (بایاں زیادہ سیدھا، درمیانہ مناسب، دایاں خم دار)

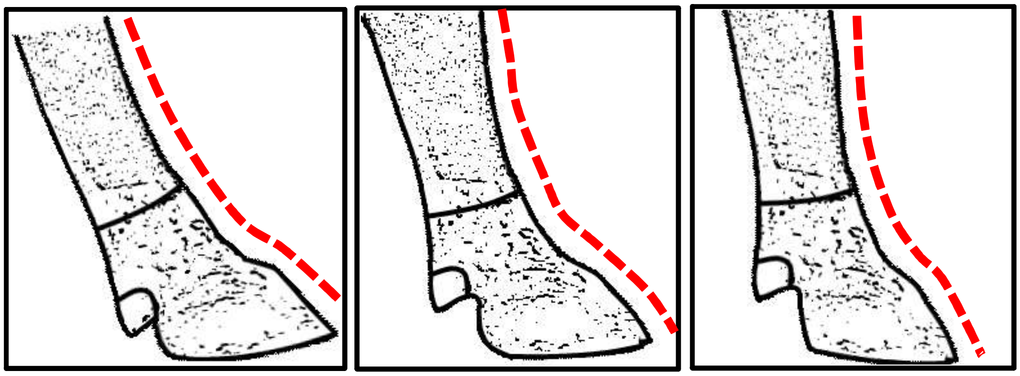

شکل 3.14 پیروں کا زاویہ (درمیانہ ترجیحاً بہتر)

پیچھے سے دیکھنے سے پچھلی ٹانگیں ضروری ہے۔یعنی آگے کی طرف تقریباً سیدھی ہوں۔پچھلی ٹانگوں کو ایک طرف سے دیکھنے پر مناسب زاویے کا ہونا چاہیے، نہ زیادہ سیدھا اور نہ زیادہ خمدار۔ہاک جوڑ کی ساخت ایسی عمدہ ہو کہ کھر درا اور سوجھا ہوا نہ ہو (خاص طور پر آگے سے)۔جانور کے چلنے کیلئے ہاک جوڑ کا لچکدار ہونا بہتر ہوتا ہے۔جانور کی ٹانگوں کو پرکھنے کے لیے اس کو چلتے ہوئے دیکھیں کہ ہر قدم آسانی سے اٹھتا ہوا نظر آئے۔معائنہ کے دوران پاؤں کا زاویہ بھی دیکھا جاتا ہے تاکہ ایڑی کی گہرائی کا پتہ چل سکے کیونکہ یہ جانور کی چال کو متاثر کرتی ہے۔(شکل 3.14)

شکل 3.15 بھینس کے سینہ (برسکٹ) کا تغیر (دائیں پسندیدہ)

3.4۔ فریم/ڈھانچہ

فریم کے زیادہ اہم حصے پُٹھ اور قد ہیں جیسا کہ رمپ حیوانہ کا فریم ورک بناتا ہے تو یہ لمبا، چوڑا اور متوازن ہونا چاہیے۔ اس کے چوڑے اور لمبا ہونے سے حیوانے کو کافی جگہ مل جاتی ہے۔ جس سے حیوانہ کا فرش تقریباً متوازن ہو جاتا ہے۔ چوڑے رمپ کی ساخت اور تھرلز پیدائش میں آسانی لاتے ہیں کیونکہ تھرل کا جوڑ رمپ کا حصہ ہے۔ پچھلی ٹانگ کی ساخت اور کام رمپ کی بناوٹ پر منحصر ہے۔ چوڑا تھرل ہونے کی وجہ سے ٹانگیں چوڑی ہوتی ہیں اور حیوانہ کے لیے کافی جگہ مل جاتی ہے۔ تھرل زیادہ پیچھے (پن کی طرف) ہونے سے ٹانگیں بھی سیدھی ہوتی ہیں۔ تھرل مرکز سے دور ہونے سے بھینس پچھلی ٹانگوں پر کھڑی ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ جب تھرل جوڑ زیادہ آگے ہو تو ٹانگوں کا زاویہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ خمیدی یا زاویہ والی ٹانگ کو درانتی نما (Sickled) کہتے ہیں۔ ہپ ہڈیوں کے درمیان ریڑھ کی ہڈی کی سب سے اونچی جگہ سیکرم کہلاتی ہے اس کی اونچائی کو بعض بریڈرز کافی اہمیت دیتے ہیں۔ عام طور پر اس کی دونوں اطراف ہموار ہوتی ہیں لیکن بعض جانوروں میں یہ زِگ زیگ سی لگتی ہے اور ایسے جانور جوں کی نظر میں بھلے نہیں لگتے ان باتوں کا چونکہ جانور کی پیداواری صلاحیت سے کوئی تعلق نہیں اس لیے اسے اتنی اہمیت نہیں دینا چاہیے۔ فربہ جانوروں میں یہ تین علیحدہ علیحدہ ہڈیوں کی بجائے ایک ہی ہڈی نظر آئے گی۔ لمبے قد والی بھینس کا حیوانہ زمین سے اونچا ہوتا ہے اور حیوانے کے زخمی ہونے کے مواقع بھی کم ہوتے ہیں۔ قد آور بھینس بڑی ہونے کی بناء پر زیادہ کھا سکتی ہے اور زیادہ دودھ پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن اقتصادی لحاظ سے درمیانہ قد زیادہ بہتر ہے۔

گائے کی طرح بھینس کے اگلے حصہ میں دل اور پھیپھڑے موجود ہوتے ہیں۔ چوڑا، مضبوط فرنٹ صحت مند زندگی کا ضامن ہے۔ مثالی کندھا گردن اور اگلی پسلی میں آسانی کے ساتھ ضم ہوتا ہے۔ کھلا اور خمدار کندھا اگلی ٹانگوں کی حرکت میں مسئلہ بن جاتا ہے۔ تسلسل سے خم لیتا ہوا کندھا بھینس کی ظاہری وجاہت میں ہم آہنگی، متوازی پن اور کشش پیدا کرتا ہے۔ (شکل 3.15)(شکل 3.16)(شکل 3.17)

بھینس کے مجموعی اوصاف میں سٹائل اور توازن بھی بہت اہم ہیں۔ جسم کے تمام حصے آسانی سے ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہونے چاہیں۔ جانور کو ٹھیک طرح سے چلنے میں آسانی ہو۔ سر کی ساخت اور جسم کا رنگ بہر طور نسل کے مطابق ہونے چاہیے۔ (شکل 3.18) (شکل 3.19) (شکل 3.20)

شکل نمبر 3.16 پچھلی ٹانگیں، پچھلا عکس (دایاں اور درمیانہ اندر کی طرف، بایاں مناسب ٹانگ کے ساتھ)

شکل نمبر 3.17 پیٹھ کی ہڈی (سیکرم) کی مختلف شکلیں (دائیں پسندیدہ)

شکل 3.18 بھوری نیلی راوی بھینس (بایاں مینے سینگ، دایاں کُنڈے سینگ)

شکل نمبر 3.19 کُنڈی بھینس

شکل نمبر 3.20 اذا خیلی بھینس

ٹیبل -3.1 بھینس کی خوبصورتی کے نقاط کا خلاصہ

	جسمانی خصوصیات	تفصیلی بیان	سکور
	حیوانہ	اہم ترین وصف ہے (جانور کے سُوئے اور عمر کو مدِنظر رکھنا ہوگا)	40
1	حیوانہ کی گہرائی	ہاک کی مناسبت سے گہرائی اس کی گنجائش اور ستھرائی کا دائرہ شامل ہے	07
2	پچھلا حیوانہ	حیوانہ چوڑا، اونچا اور اوپر سے نیچے ایک ہی چوڑائی اور حیوانہ کے فرش کے ساتھ تھوڑا سا گول پن ہو	07
3	اگلا حیوانہ	مناسب لمبائی (ناف کی طرف)، کافی گنجائش اور مضبوطی کے ساتھ جڑا ہوا ہو	07
4	حیوانہ کی متوازن ساخت	چاروں کوارٹرز متوازن، نرم اور دودھ دوہنے کے بعد خالی خالی ہوں	05
5	حیوانہ کا دراڑ	مضبوط اعصابی پٹھا جو کہ دائیں اور بائیں حصے کو واضح طور پر علیحدہ کرے	05
6	تھنوں کا جڑاؤ	چاروں کوارٹرز کے نیچے ہر تھن مناسب جگہ پر منسلک ہو	05
7	تھن کی شکل اور سائز	تھن اسطوائی، یکساں سائز، مناسب گولائی اور لمبائی ہاتھ کی ہتھیلی سے لمبے نہیں	04
	دُودھیلی اوصاف	مسلسل اور زیادہ عرصہ پیداوار کے لیے دُودھیلی خصوصیات اور مضبوط اوصاف کا اشتراک ضروری ہے۔ زیادہ زور اس کے کھلا پن، چوڑا سینہ، اگلی پسلیوں کے ابھار، ہڈیاں ہموار اور کُھردرے پن سے پاک ہوں، بیانت کے لحاظ سے جسمانی حالت قابل رشک ہو۔	25

1	پسلیاں	پسلیاں علیحدہ علیحدہ، چپٹی، ہموار، گہری اور پیچھے کی طرف اُبھری ہوئی اور باہر کی طرف نکلی ہوئی ہوں۔	05
2	سینہ	سینہ گہرا، چوڑا اور مضبوط ہو۔ اگلی پسلیاں اچھی طرح اُبھری ہوئی ہوں۔ کولی (Sternum) چھوٹی ہو	05
3	گردن	گردن لمبی، پتلی اور کندھے کی طرف معمولی سی جھکی ہوئی ہو۔ جھالر غائب ہو	04
4	پیٹ	جوف لمبا، چوڑا اور گہرا ہونا چاہیے اور پیچھے کی طرف کو بڑھا ہوا ہو	04
5	ران	پتلی ہموار کم خمدار اور چوڑی	04
6	ودرز (Withers)	واضح اور نوکیلے۔ چربی کم ہو	02
7	جلد	باریک، ڈھیلی، چھوٹے نرم بالوں کی تہہ کے ساتھ گھٹنوں پر بال ہونا یا ماتھے پر بال ہونا حسب معمول ہے۔	01
	پچھلی ٹانگیں اور پاؤں	چلنے پھرنے کی صلاحیت کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے	20
1	حرکت	قدرتی چال میں پاؤں، ٹانگیں اور قدموں کا اٹھانا شامل ہے۔ قدم لمبا ہو جو کہ پچھلے قدم، اگلے قدموں کے قریب رہتے ہوں۔ ایڑیاں بیٹھی ہوئی نہ لگیں	04
2	ٹانگوں کا طرفی عکس	ہاک کا متناسب زاویہ	03

3	پچھلی ٹانگیں اور ان عکس	سیدھی، مناسب چوڑی اور پاؤں مربعی جگہ پر ہوں	03
4	پاؤں	مضبوط گول پنجہ بڑی ایڑی اور ٹھیک زاویہ	03
5	ہاک	لچکدار اور سوجن سے پاک	02
6	تھرل کی حالت	ہپ اور پن کی ہڈیوں کے درمیان واقع	02
7	پاسٹرن	چھوٹا، مضبوط لیکن لچکدار، مناسب بالائی زاویہ	02
8	ہڈی	ہموار اور صاف	01
	فریم/ڈھانچہ	بھینس کے ڈھانچے (ماسوائے پچھلے پاؤں اور ٹانگوں کے)	15
1	نسلی خصوصیات	تکون نما جسم، سر مادہ کی طرح، کُھلے نتھنے، چوڑی تھوتھنی، مضبوط جبڑے کوہان کی ہڈی ابھری ہوئی، رنگ کالا/بھورا اور مختلف شیڈز، دُم کا گچھا سفید ماتھے پر سفید دھبا، تھوتھنی، ناک کا سفید ہونا، پاؤں کا سفید ہونا (پنج کلیان) اور آنکھوں کے ڈیلے کا (ترجیحاً) سفید ہونا	05
2	ساخت اور قد	اونچائی جس میں ٹانگ کی ہڈیوں کی لمبائی، سارے جسم کی متوازن ہڈیاں ۔ سکرم پر اوسط اونچائی تقریباً ساڑھے چار فٹ یعنی 135 سینٹی میٹر (120 تا 150 سینٹی میٹر) ہے۔ وزن تقریبا 450 سے 600 کلوگرام	03
3	رمپ	لمبی اور چوڑی پن بون / کولہے سے قدرے نیچے پن بون کے درمیان مناسب چوڑائی۔ تھرل کافی چوڑی ہونی چاہیے۔ فرج تقریباً عمودی ہو۔ دُمچی ہڈیوں کے درمیان اور کُھردری نہ ہو۔	03

4	اگلا حصہ	اگلی ٹانگیں سیدھی، چوڑی اور فاصلے پر اور مربعی زاویہ ہوں۔ کندھے کا بلیڈ اور کہنی مضبوطی کے ساتھ، سینہ کے مخالف سمت منسلک ہو۔ کراپ بھری ہوئی اور کندھے کی طرف مڑی ہوئی ہو	03
5	کمر/لائن	کمر سیدھی، مضبوط اور تھوڑی سی ہمپ کی طرف جھکاؤ، کمر چوڑی، مضبوط اور تقریباً ہموار ہو	01

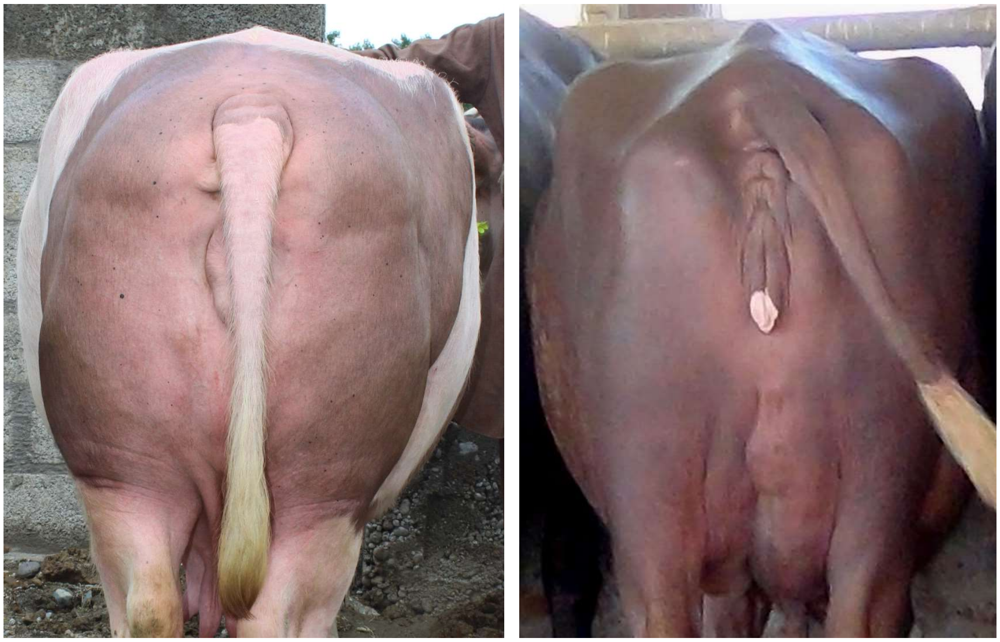

شکل نمبر 3.21 زیر جلد چربی (دائیں مناسب، بائیں ناپسندیدہ)

4۔ نقائص اور خامیاں

نقائص اور کمی بیشیوں کو جاننا ضروری ہے۔خاص کر موروثی صفات یا خامیوں کو جاننا ضروری ہے تا کہ یہ اگلی نسل میں منتقل نہ ہوں۔کچھ نقائص پیداوار کو بھی کم کرتے ہیں۔درج ذیل لسٹ میں ایسے نقائص کو بیان کیا گیا ہے۔

4.1۔ نا قابلِ توجہ نقائص

ان میں سے کوئی بھی نقص دودھ کی پیداوار، نظامِ تولید اور وراثت پر اثر انداز نہیں ہوتا اور یہ بھینس کے مقابلہ لڑنے پر بھی اثر انداز نہیں ہوتے اس لیے ان خامیوں پر زیادہ توجہ نہ دی جائے۔

- کُنڈے یا مینے سینگ
- چھوٹے کان
- کٹی ہوئی دُم
- چھوٹے زائد تھن (جبکہ وہ دودھ دوہنے میں رکاوٹ نہ ہوں)
- بھورا (گہرا یا ہلکا) رنگ
- آنکھ کے ڈیلوں کا سفید/ نیم سفید یا سیاہ رنگ

4.2۔ پہلے درجہ کے نقائص

اگر جانور میں مقابلہ انتہائی سخت ہو تو ایسا نقص جانوروں کی پوزیشن پر اثر انداز ہوسکتا ہے مگر ان جانوروں میں واضح فرق موجود ہو تو ایسے نقائص نتائج پر اثر انداز نہیں ہوتے بشرطیکہ جج کے ذہن میں جانوروں کے گروہ کے متعلق واضح معلومات ہوں۔

- ایک آنکھ کا اندھا پن
- عارضی لنگڑا پن یا کہیں معمولی زخم
- اگلے سُم باہر کی طرف مُڑے ہوں

- ......O..   تھنوں سے دودھ کا گرنا
- ......O.. سر کا زیادہ حصہ سفید ہونا
- ......O..   زائد تھن
- ......O..   معمولی غیر متوازن حیوانہ
- ......O..   نرمیں ہلکے جھکاؤ والے خصیے

4.3۔ دوسرے درجہ کے معمولی سے بڑھ کر نقائص

فیصلہ کرتے وقت جانور کے مندرجہ ذیل نقائص کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

- ......O..   اندھے پن کا تعین
- ......O..   بل کھاتی تھوتھنی یا ناک (ٹیڑھا چہرہ)
- ......O..   طوطے جیسا جبڑا (نچلا جبڑا چھوٹا)
- ......O..   مُڑا ہوا کندھا
- ......O..   مُڑی ہوئی دم (دم کا سرا ایک طرف)
- ......O..   کمزور ایڑی کا جوڑ
- ......O..   حیوانہ میں کریز کی کمی
- ......O..   اگلے یا پچھلے حیوانہ کا ڈھیلا جڑاؤ
- ......O..   چھوٹا قد (بہت ہی چھوٹا قد کاٹھ)
- ......O..   زیادہ چربی۔ زیادہ فربی حالت
- ......O..   پھیلے ہوئے پنجے/ کھلے ہوئے کھر (خاص کر نر میں)
- ......O..   تھنوں سے خراب دودھ (خون آمیز، لوتھڑے، پانی نما)
- ......O..   تھن میں رکاوٹ (''مکڑا'' تھن)

O.. مکمل بند تھن(Blind teat)

4.4۔ تیسرے درجہ کے سنجیدہ نقائص

O.. پچھلی ٹانگ کے جوڑ کی سوجن

O.. اگلے حیوانہ کا ٹوٹا ہونا

O.. حیوانہ کی ٹوٹی ہوئی سپورٹ

O.. پچھلے حیوانہ کا ٹوٹا ہونا

O.. نیلی راوی یا کُنڈی کے لیے سر بالکل سفید اور دیگر حصوں مثلاً ٹانگوں میں بہت زیادہ سفیدی جانور کو حتمی جگہ پر رکھنے کا رہنما اصول یہ ہے کہ ان کو درجہ سوم میں رکھا جائے۔ جہاں سے انہیں دیگر جانوروں کے معیار سے متعلق با آسانی اوپر یا نیچے کی کلاس میں منتقل کیا جا سکے۔

4.5۔ چوتھے درجہ کے نا قابلِ قبول نقائص

ایسے نقص دار جانوروں کو انتخاب میں شامل نہ کریں۔

O.. مکمل اندھا پن

O.. مستقل لنگڑا پن

O.. خچر نما سُم

O.. چار سے زیادہ یا کم تھن

O.. نقص کو چھپانے کے لیے جعل سازی

O.. جڑواں مادہ (بانجھ/جڑواں کٹی جس کا جوڑا نر ہو)

O.. کُنڈی میں دم پر سفید بالوں کا گچھا اور نیلی راوی میں دم کے گچھے کا سیاہ ہونا

5۔ کٹوں (بچھڑوں) اور جھوٹیوں کا انتخاب

جھوٹیوں کا انتخاب بھی اسی طریقے سے کیا جاتا ہے جس طریقے سے جوان بھینسوں کا مگر جھوٹیوں میں حیوانہ اور دوسرے متعلقہ اعضاء زیادہ واضح نہیں ہوتے ہیں۔ چونکہ لمبی بڑی/ اونچی پلی ہوئی جھوٹی جلد حاملہ ہوسکتی ہے اس لیے جھوٹیوں کے انتخاب میں قد کاٹھ بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ ہر جانور کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کی قد کاٹھ کو ایک مثالی ڈھانچہ سے موازنہ کرنا ایک بہترین طریقہ ہے یہ جھوٹیوں کی جسامت کو پرکھنے میں مددگار رہتا ہے۔ جھوٹیوں کے انتخاب میں سکور کارڈ کے اہم حصے جج کے لیے معاون ہوتے ہیں۔ چھوٹی جھوٹیوں میں نسلی خصوصیات اور جانور کی جسامت زیادہ اہمیت کی حامل ہیں اور بھینسوں کا دودھ پینے والے بچھڑے کٹے زیادہ بہتری سے نشوونما پاتے ہیں اور دوسری خصوصیات بھی نمایاں ہوتی ہیں۔ ان جھوٹیوں میں بالوں کی چمک زیادہ ہوتی ہے اور مزید یہ کہ ان کی پچھلی ٹانگیں بھی کمزور جھوٹیوں کی نسبت مضبوط نظر آتی ہیں۔ (شکل 5.1)

شکل 5.1 نیلی راوی نسل کی جھوٹیاں

جھوٹیوں اور چھوٹی مادہ بچھڑیوں کے انتخاب کے وقت میں ایسے جانور دیکھنے چاہیں جو لمبے قد، بہتر بڑھوتری، جسم کے حصے پُرکشش اور متوازن جسامت والے ہیں جو کہ دور سے ہی آنکھوں کو بھائیں۔ کمر (Loin) مضبوط (جو کہ رمپ کو سپورٹ کرے) لمبی، چوڑی ہو (جو کہ حیوانہ کے لیے جگہ دے) تھرل جوڑ درمیان میں واقع ہونا چاہیے تا کہ پچھلی ٹانگوں کو ٹھیک طور پر سہارا دستیاب ہو۔ چوڑی چھاتی اور ہموار کندھے کا مطلب مضبوط و توانا جانور ہے۔ پچھلی ٹانگیں رمپ کے نیچے مربعائی طور پر موجود ہوں جو نہ تو زیادہ سیدھی اور نہ ہی زیادہ خمدار ہوں۔ پاؤں کی ایڑی گہری اور انگوٹھا چھوٹا ہونا چاہیے۔ جبکہ پاسٹرن بھی چھوٹا اور مضبوط ہو جو کہ ٹانگ اور پاؤں کو بچا سکے۔ ڈیری جانور کے اوصاف میں لمبی اور پتلی گردن، تیکھے اور زاویانہ اعضاء شامل ہوتے ہیں۔ ران (کولہے) پن اور دُم کے سرے پر زائد چربی نہیں ہونی چاہیے۔ جھوٹیوں میں چوڑا سینہ دل اور پھیپھڑوں کو جگہ دیتا ہے۔ ایسے جانور توانا اور مضبوط ہوتے ہیں۔ پیٹ کا محیط زیادہ ہونے سے چارہ کھانے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے جس وجہ سے ان کی بڑھوتری اچھی ہوتی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ پیٹ جسم سے مناسبت نہ رکھے اور جانور پیٹو نظر آئے۔

5.1۔ دودھیلی خصوصیات

ڈیری کے جانوروں کا انتخاب ان کے جسم کے حصوں کی یکسانیت اور فرداً فرداً دلکشی پر ہے (پاؤں اور ٹانگوں کے سوا) ایک پرکشش جھوٹی کے حصے متناسب طور پر ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں اس میں لمبائی، چوڑائی اور اونچائی مناسب ہوتی ہے۔ رمپ مکمل طور پر لمبی اور چوڑی ہونی چاہیے اور اس کے ساتھ پن بون تھوڑی سی کولہے سے نیچے ہونی چاہیے۔ چوڑی اور کھلی تھرل ہپ بون اور پن بون کے درمیان واقع ہونی چاہیے۔ ڈچی پن بون کے اوپر اور صاف جبکہ دُم کھردری نہیں ہونی چاہیے۔ فرج تقریباً عمودی ہو۔ جوان جانوروں میں کمر تقریباً سیدھی اور مضبوط، Loin چوڑی، مضبوط اور تقریباً ہموار ہونی چاہیے۔ اگلا حصہ مربعائی طور پر واقع ہو جس میں اگلی ٹانگیں سیدھی، چوڑی اور فاصلے پر ہونی چاہیے۔ کندھے کا پُھر اور کہنی

مضبوطی کے ساتھ سینہ کی مخالف دیوار پر سیٹ ہونی چاہیے۔ کُرو پس کُھلی ہونی چاہیں۔ ودرز صاف نظر آنے چاہیں۔ سر صاف اور واضح، بڑی تھوتنی، کھلے ہوئے نتھنے اور مضبوط جبڑا، آنکھیں مناسب بڑی ہوں۔

5.2۔ دیگر دودھیلی اوصاف

دودھ دینے کی صلاحیت کو پرکھا جائے۔ ان جانوروں میں زیادہ اہمیت، کھلا پن اور زاوینہ جسامت کی ہے تا کہ جھوٹی بھدی نہ لگے۔ پسلیاں چوڑی، فاصلہ پر اوران کا رخ پیچھے کی طرف ہونا چاہیے۔ ران پتلی، خم سے سیدھی چوڑی اور پیچھے سے فاصلہ پر ہونی چاہیے۔ ودرز (Withers) نوکیلی اور واضح ہونی چاہیں گردن لمبی، پتلی اور قدرے کندھے کی طرف جھکاؤ والی ہونی چاہیں۔ جلد بھی باریک، ڈھیلی اور نرم ہونی چاہیے۔ جھوٹیوں کے حیوانے کی جلد نرم، تھن اچھے سائز کے اور مناسب فاصلے اور یکساں اونچائی پر واقع ہوں۔ حاملہ جھوٹیوں کے حیوانہ کی بڑھوتری کو دیکھنا چاہیے تا کہ اس میں حیوانہ اور تھنوں میں کوئی نقص نہ ہو۔ حیوانہ پیٹ کے قریب ہو تھن ایک دوسرے کے قریب اکٹھے ہوں جبکہ سامنے والا جوڑ پیچھے والے سے اونچا ہو، بے جا بڑھوتری کو ناپسند کیا جاتا ہے۔ جھوٹیوں کے انتخاب میں اس لیے دودھ سے متعلقہ اعضاء کا بغور معائنہ کرنا چاہیے۔ (شکل 5.2)

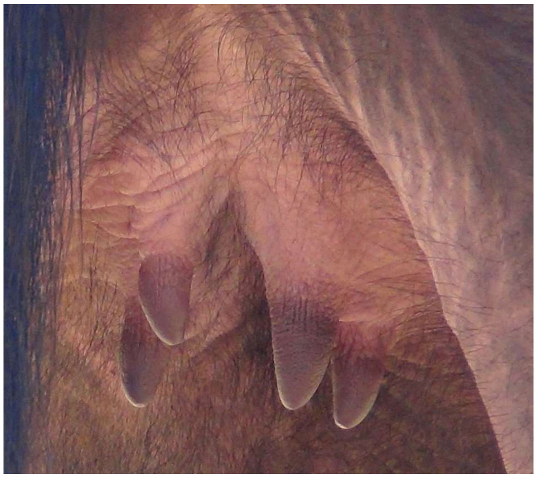
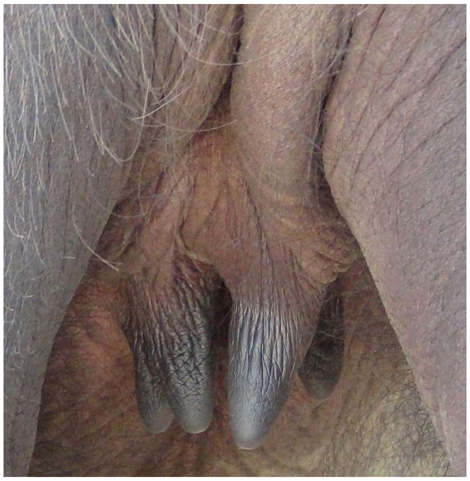

شکل 5.2 نیلی راوی نسل کی جھوٹیوں میں حیوانے کی شکلیں

5.3۔ ٹانگیں اور پاؤں

چھوٹی عمر کے جانوروں میں چلنے پھرنے کی صلاحیت اہمیت کی حامل ہے۔ پاؤں کے زاویہ کا جھکاؤ مناسب ہو، ایڑی بڑی اور پنجہ چھوٹا گولائی والا (بند) ہونا چاہیے۔ پچھلی ٹانگوں کو پیچھے سے اور طرفانہ عکس سے معائنہ ضروری ہے۔ پچھلی طرف سے یہ سیدھی، چوڑی، کھلی اور ان میں فاصلہ اس طرح مناسب ہو کہ جانور با آسانی اپنا وزن اُٹھا سکے۔ طرفانہ عکس میں ہاک کا زاویہ متناسب ہو۔ ہاک جوڑ آسانی سے مڑنے والا ہو اور بھدے پن سے پاک اور کافی لچکدار ہونا چاہیے۔ اسکے نیچے ٹخنے کا جوڑ یعنی پاسٹرن مضبوط اور لچکدار ہونا چاہیے۔

5.4۔ فریم/ڈھانچہ

فریم بڑھوتری، چستی اور اچھی صحت کے لیے پرکھا جاتا ہے۔ زیادہ توجہ وِدرز (Withers) پر اونچائی کو دینی چاہیے۔ اونچائی میں ٹانگوں کی ہڈیوں کے ساتھ سارے جسم کی درمیانہ ہڈیوں کے سائز کی ساخت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ وِدرز سے اونچائی ران (کولہا) نسبتاً تناسب میں ہوں۔ پیٹ کا خلا بڑا، گہرا اور چوڑا ہو اور پسلیاں چوڑی اُبھری ہوئی ہوں۔ پیچھے کی طرف بڑی اور گہری کوکھ ہونی چاہیے۔ سینہ گہرا اور بڑا اگلی پسلیاں کندھے کی طرف بل کھاتی ہونی چاہیں۔ دُم کا بالوں کا گچھا نیلی راوی میں سفید اور کنڈی میں سیاہ ہو اور جسم کا رنگ سیاہ یا بھورا ہو ۔

5.5۔ دودھ پیتی کٹیوں (بچھڑیوں) کا انتخاب

دودھ پیتی جھوٹیوں کا انتخاب زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ تمام دودھ پینے والے جانور خوبصورت دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے انتخاب کے بہت سے طریقے ہیں۔ ایک طریقہ جو بکریوں میں آزمایا گیا ہے۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ سکول جانے والے بچوں کو بلایا جائے جو کہ جانور کے مالک نہیں ہیں بلکہ صرف شو دیکھنے آئے ہیں۔ مقابلہ میں حصہ لینے والی تمام چھوٹی جھوٹیوں کو مالک/ ملازم پکڑیں اور ایک قطار میں کھڑے

ہوجائیں۔ اِن بچوں کو ایک ایک ہار دیں یا گھنگھرو دیں یا درخت کی چھوٹی شاخ کو وہ بچہ جا کر لائن میں کسی ایک جانور یا اسکے مالک کو دے جو بھی اسکو پسند آئے۔ جیتنے والے کا چناؤ کریں پھر اگر ووٹ برابر ہوجائیں تو اس عمل کو برابر ہونے والوں میں دہرائیں۔ اس سے میلے کا سماں بندھ جاتا ہے اور بہت سارے لوگ مقابلہ میں شامل ہوجاتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ بچوں سے کچھ جانور منتخب کروائے جائیں اور پھر دوسرے مرحلے پر نسلی معیار کو پرکھتے ہوئے جج صاحبان جانوروں کو انعام کے لیے منتخب کریں۔

6۔ سانڈ کا انتخاب

عام طور پر زیادہ تر خوبیاں جو کہ بھینسوں کے چناؤ میں بیان کی گئی ہیں (سوائے مادہ کی مخصوص خصوصیات کے) وہ سانڈوں کے چناؤ میں بھی کارگر ہیں لیکن عام فرق سانڈوں کا سائز میں بڑا ہونا ہے۔ سانڈ کے جسم کے حصے بھی بڑے سائز کے ہیں وہ بھینسوں کی نسبت قدآور اور لمبے ہیں۔ بنیادی طور پر سانڈ کو سانڈ کی طرح دکھائی دینا چاہیے زنخہ نہ لگے۔ وہ بھینسوں کی نسبت زیادہ عضلاتی ہو، ہڈیاں مضبوط ہوں اور عضلات بھی وزنی ہونے چاہیں۔ چھوٹی عمر کے کٹوں کے سر کو دیکھنے سے ہی جنس واضح ہوجانی چاہیے۔ یہاں پر بھینس کے انتخاب میں زیرِ بحث آنے والی چار کیٹگریز میں سے سانڈ کیلئے چند اہم نکات کو ہی زیرِ غور لایا جائے گا۔ نیلی راوی کے اوصاف میں لمبا قد، گہرا مناسب اور ضخیم جسم ہونا ہے۔ اطراف سے دیکھنے پر مقابلتاً لمبی جسمامت خاص طور پر گردن اور جسم جس کے ساتھ ساتھ پسلیاں مناسب گہری ہوں۔ سامنے سے ودر اور چِن یا سامنے سے پہلی پسلیاں تنگ دکھائی دیں۔ پیچھے سے ران/ ہپ زیادہ چوڑی یا کھلی دکھائی نہیں دینی چاہیے بلکہ مناسب حد تک نمایاں ہوں۔ پچھلا حصہ پتلا اور عضلاتی کم خمدار اور ران تقریباً منقسم ہو۔ رمپ اور ران پر زیادہ گوشت کا ہونا پسند نہیں کیا جاتا۔ جسم زاویائی ہو جس پر گوشت کی تہہ کی صلاحیت بہت ضروری ہے۔ ہمارے ہاں سانڈوں میں انتخاب ابھی تک روایتی ہے۔ بریڈرز بڑے سائز اور گوشت پوست والے جانور (بیف کی طرز) کو پسند کرتے ہیں۔ اس لئے ججوں کو محتاط طریقے سے آہستہ آہستہ بریڈرز کو بنیادی ترجیحات پر لانا ہوگا کیونکہ ہمارے ہاں بھینس سانڈ گوشت کے لئے نہیں چنے جاتے بلکہ اُن خصوصیات کے لیے چنے جاتے ہیں جن کے منتقل ہونے سے ان کی اولاد میں دودھ پیدا کرنے اور خوبصورتی کی صلاحیت بہتر ہو۔

6.1۔ نسلی اوصاف

نسلی اوصاف میں سر کے مختلف حصوں کا معیار کے مطابق ہونا انتہائی ضروری ہے لیکن ان میں بھی کچھ تغیر موجود ہے۔ نسلی خصوصیات میں دم چھلے کا سفید ہونا اور ساتھ ساتھ کم از کم ماتھے، تھوتھنی یا پاؤں پر سفید

نشان ہونا ضروری ہے آنکھیں بھی سفید ہی پسند کی جاتی ہے گو بھینسوں کی طرح سانڈوں میں بھی سینگ مڑے ہوئے پیچ دار ہی پسند کیے جاتے ہیں لیکن اگر باقی خصوصیات بھرپور طریقے سے موجود ہوں تو بریڈرز نظر انداز کر سکتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ لوگوں نے اندازہ لگایا ہے کہ بہت بڑے سائز کا سانڈ نہیں رکھنا چاہیے اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں کہ وہ قوت اور وزن میں بہت چھوٹے ہوں۔ سفارش یہ ہے کہ درمیانے سائز کے ہونے چاہیں۔ یعنی وزن حد 800 کلوگرام سے اوپر نہیں جانا چاہیے۔ سیمن پروڈکشن قادر آباد میں عام سانڈوں کا وزن 600 سے 700 کلوگرام ہے نوجوان سانڈوں کا وزن 600 کلوگرام سے نسبتاً تھوڑا ہوگا۔ (شکل 6.1)

خوبصورتی کے مقابلوں میں عام طور پر سانڈ کالے رنگ کے ہوتے ہیں۔ گو بھینسوں میں بھورا رنگ بھی ہوتا ہے بھورے بھینسے کا خوبصورتی میں آنا بہت نایاب ہے جیسا کہ بھینسوں کے رنگ میں اوپر بتایا جا چکا ہے کہ ہم پانچ کلیاں سے دور نکل چکے ہیں۔ سانڈوں میں بھی ایسے سانڈوں کا ملنا بہت مشکل ہے اس لیے یہاں بھی دو کلیان ہی کافی سمجھے جائیں۔ گو آنکھوں کے سفید ہونے کو فوقیت دی جاتی ہے لیکن کالی آنکھیں بھی اب عام ہے۔ ناک پر زیادہ سفیدی اب پسند نہیں کی جاتی یہ بات بھی عیاں ہے کہ لوگ نیلی نسل کے کم چوڑے سر کو زیادہ پسند کرتے ہیں بعض کے ہاں راوی کے موٹے سر کو ہی پسند کیا جاتا ہے لیکن یہ پسندیدگی مختلف علاقوں میں بھی مختلف ہے۔ بحر حال نر کی وہ خصوصیات جن سے اس کی اگلی نسل اچھی ہو زیادہ ضروری ہیں۔ اس لیے پیداواری صلاحیتوں کو بحر حال میں ظاہری خدوخال پہ فوقیت رہے گی۔

کُنڈی نسل کے سانڈوں کا سائز نیلی راوی سے چھوٹا ہوتا ہے خاص طور پر نوجوان سانڈوں کا اور پھرتی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ رنگ چونکہ سارا کالا ہوتا ہے اس لیے کسی کلیان کی ضرورت نہیں اس کے برعکس اذاخیلی سانڈ رنگ میں سفید البائینو ہوتے ہیں یا سفید دھبوں کے ساتھ بھورے رنگ کے ہوتے ہیں ان کے سینگ مڑنے کی بجائے پیچھے کی طرف کھلی درانتی سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔ وزن ان کا کُنڈی نسل سے بھی کم ہے اور وہ نیلی راوی کی طرح بھاری بھرکم نہیں ہوتے۔ (شکل 6.2) (شکل 6.3)

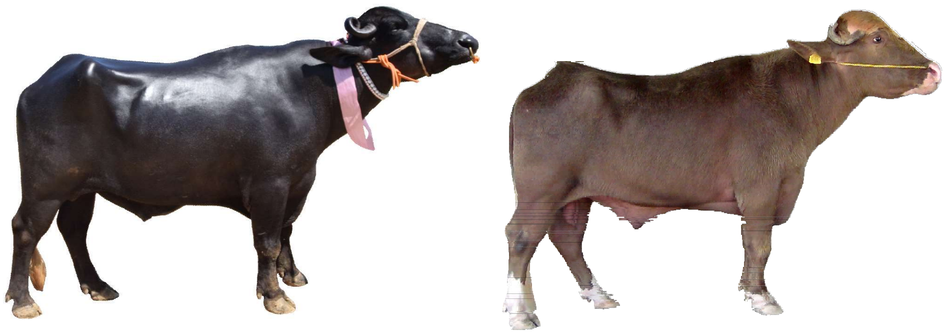

شکل 6.1 نیلی راوی سانڈ (بایاں کالا، دایاں بھورا)

شکل 6.2 کُنڈی سانڈ (بایاں بالغ، دایاں کم عمر)

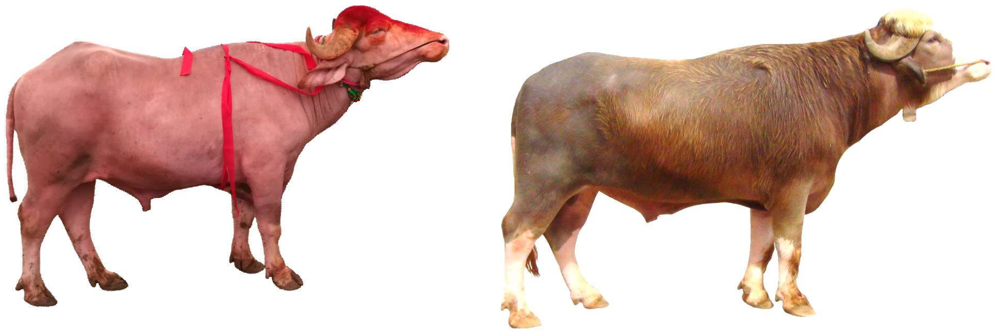

شکل 6.3 اذاخیلی سانڈ (بایاں البائنو، دایاں بھورا)

6.2۔ پچھلی ٹانگیں

سانڈوں میں پچھلی ٹانگوں کی مضبوطی بریڈنگ کیلئے خاصی اہمیت رکھتی ہے۔پچھلی ٹانگیں اور پاؤں چلنے اور چرائی کیلئے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ قدرتی ملائی یا ڈمی پر جمپ/ چڑھنے سے (سیمن دیتے وقت) سانڈ کا وزن پچھلی ٹانگیں ہی برداشت کرتی ہیں۔بعض دفعہ سانڈ کی پچھلی ٹانگ میں نقص یا اس کو چلتے ہوئے درد ملائی کی خواہش اور عمل میں رکاوٹ کا بھی باعث ہوتا ہے۔ایک نقص دار سانڈ جیسے بوڑھا ہوتا جاتا ہے اس کی تکلیف اور بڑھتی جاتی ہے اور اس کی ملاپ کرنے کی صلاحیت میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔سانڈ کی پچھلی ٹانگیں اگر کافی پیچھے (جسم سے) یا پھر بالکل سیدھی (عمودی) ہوں تو سانڈ کو ہاک، سٹیفل اور کولہے کے جوڑوں کی سوزش اور درد کا مسئلہ ہوسکتا ہے۔ (شکل 6.4) ہاک کی سوجن نقص والی خوراک یا جسمانی زخم (جو کہ لڑائی کی وجہ سے ہو) کے نتیجہ میں بھی ہوسکتی ہے۔ دونوں صورتوں میں سوجن کی وجہ سے درد میں اضافہ اور ملائی کی کارکردگی کم ہوسکتی ہے۔ایسا

شکل 6.4 پچھلی ٹانگوں کا طرفی جائزہ (مرکز والی ترجیحاً بہتر)

سانڈ جس میں پچھلی ٹانگیں اندر کی طرف ہوں (Sickle hock) یعنی درانتی کی طرح ہوں وہ ملاپ کے دوران یا پھر اس کے فوراً بعد بہت ہی تکلیف میں نظر آتا ہے۔ اور یہ چیزیں سانڈ کی ملاپ کرنے کی صلاحیت پر بُرا اثر ڈالتی ہیں اور سانڈ کی ملاپ کرنے کی خواہش جلدی ختم ہو جاتی ہے۔ اس لیے خوبصورتی کے مقابلوں میں سانڈوں کو چلانا بہت ضروری ہے اور جج کا چلتے ہوئے ہر سانڈ کے پیچھے چلنا اور ٹانگوں کے نقائص کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ (شکل 6.5)

شکل 6.5 جوان سانڈ کی پچھلی ٹانگیں اور پچھلا عکس (بایاں مناسب)

6.3۔ خصیے

نظام تولید کے اعضاء میں سے خصیوں کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے لہٰذا خصیوں کے سائز اور شکل کو زیادہ اہمیت دینی چاہیے۔خصیوں کے سائز سے مادہ منویہ کی مقدار کا براہ راست تعلق ہے۔لیکن جانور کے سائز سے ان کی مطابقت ہونا بھی ضروری ہے۔غیر معمولی حجم کی حالت میں خصیوں کو ٹٹول کر سوزش یا ہرنیا (Hernia) جیسے نقائص کی نشاندہی ہوسکتی ہے۔خصیوں کی پائیداری اور مضبوطی، ٹھوس پن اور لچک داری پر منحصر ہے اور یہی خصیوں کی کارکردگی اور مادہ منویہ کی کوالٹی کی ضامن ہے۔خصیوں کی مضبوطی کا اندازہ اسطرح لگایا جاتا ہے کہ بافتیں بیرونی طاقت لگانے پر کس حد تک دبائی جاسکتی ہیں۔کسی بیرونی دباؤ کے خلاف برداشت کو اس طرح دیکھا جاتا ہے کہ دبانے پر کتنا پریشر محسوس ہوا کیونکہ قدرتی طور پر بافتیں دباؤ ہٹنے پر اپنی اصلی حالت میں آنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔نرم خصیوں کی حالت میں ناقص سپرم (Sperm) کی شرح زیادہ ہوگی اور حاملہ کرنے کی شرح کم۔خصیوں کی مضبوط حالت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ خصیے نارمل کام کریں گے اور بہترین مادہ منویہ پیدا کریں گے۔چھوٹی عمر کے سانڈوں میں

شکل 6.6 نیلی راوی سانڈوں میں خصیوں کی درست ساخت

خصیوں کی بڑھوتری کا اندازہ ہونا چاہیے (چھوٹی عمر میں ہی) سانڈ جن کے خصیوں کی بڑھوتری اپنی عمر کے لحاظ سے اوسط سے زیادہ ہوان کے ہاں جونر پیدا ہوتے ہیں ان کے خصیے بھی بڑے ہوتے ہیں جب ان کا موازنہ اوسط سانڈوں سے کیا جاتا ہے۔اس کے برعکس ایسے سانڈ جن کے خصیے چھوٹے ہوں وہ اس نقص کو اپنے بیٹوں کو منتقل کرتے ہیں اور یہ تاثر عام ہے کہ اس کا اثر ان کی بیٹیوں کی بلوغت کی عمر پر بھی پڑتا ہے۔پس جوان سانڈوں میں سے جن کی خصیوں کی بڑھوتری بہتر ہوان کو ترجیح دینی چاہیے۔تخم دینے والے سانڈ میں خصیوں کی تھیلی کا محیط کم از کم 30cm ہوتا ہے اور نیلی راوی اور کنڈی سانڈوں کو اس معیار پر پورا اترنا چاہیے۔تاہم ظاہری آنکھ سے دیکھ کر اس کے سائز کا اندازہ لگانے کے لیے تجربہ درکار ہے۔ (شکل 6.6)

6.4۔ خصیوں کی تھیلی

خصیوں کی تھیلی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔تھیلی خصیوں کو سہارا دیتی اور اپنے اندر سمو کر رکھتی ہے۔اور اس کا بڑا کام خصیوں کے درجہ حرارت کو برقرار رکھنا ہے۔یہ کام اس طرح کرتی ہے کہ پسینہ کی مدد سے یا پھر ٹھنڈے موسم میں عضلات کے سکڑاؤ اور گرم موسم میں عضلات کو ڈھیلا رکھ کر جس سے وہ جسم سے دور نیچے ہو

شکل 6.7 خصیوں کی تھیلی کی گہرائی معتدل موسم میں (درمیانہ پسندیدہ)

جاتے ہیں۔ (شکل 6.7) سانڈوں میں عموماً خصیوں کی شکل W جیسی ہوتی ہے۔ ڈرا ہوا/خوفزدہ سانڈ خصیوں کو حفظ ماتقدم کے طور پر اوپر کھینچ لیتا ہے تو دوران معائنہ ان کو پرسکون ہونے کیلئے وقت دینا ضروری

شکل6.8 خصیوں کا خمیدہ پن

ہے۔بعض سانڈوں کے خصیوں کی شکل V جیسی ہوتی ہے۔ان کو ترجیح نہیں دی جاتی کیونکہ ان کی زرخیزی کم ہوتی ہے۔ تھیلی کا ہلکا سا پیچھے کو جھکاؤ بعض بریڈرز پسند کرتے ہیں تکنیکی اعتبار سے اس میں کوئی مسئلہ نہیں۔ (شکل6.8) تھیلی میں ہلکے خم سے خصیے ایک طرف معلق ہو جاتے ہیں جس سے ان کی تولیدی کارکردگی پر تو شاید اثر نہیں پڑتا ہے لیکن یہ غیر فطری اور دیکھنے میں بھی اچھے نہیں لگتے۔ (شکل6.9) ایک بڑا جھکاؤ نقص کی نشاندہی کرتا ہے جس سے زرخیزی بھی کم ہوتی ہے۔ایسے سانڈ جن کے خصیے بل دار ہوں ان کے لے عام تاثر پایا جاتا ہے کہ ان کی بیٹیوں کے حیوانے بھی عیب دار ہوں گے۔ایسے خصیے جن کی شکل بدنما یا تھیلی کی قسم یا خصیوں کی بناوٹ میں نقص ہو ان میں سپرم کی پیداوار اور کوالٹی کم ہوتی ہے یہاں تک کہ نر ہارمون بھی کم ہوسکتا ہے جس سے زرخیزی اور کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔

شکل6.9 خصیوں کی بے ہنگم ساخت

سانڈوں کے تھیلی میں کئی قسم کی غیر فطری حالتوں کو ناپسند ہی رہنا چاہیے۔ عام طور پر ایسے سانڈ کبھی کبھار خوبصورتی کے شو میں موجود ہوتے ہیں۔ اور اکثر ایسے سانڈ ناتجربہ کار لوگ ہی لاتے ہیں۔ خصیوں کا جسم کے قریب ہونا قابلِ ترجیح نہیں ہے۔ اسی طرح یہ بھی سچ ہے کہ زیادہ لمبی سکروٹم جس کی وجہ سے خصیے ہاک جوڑ تک نیچے چلے جائیں متعدل موسم میں ان کے زخمی ہونے کا خدشہ ہو ان کو بھی ترجیح نہیں دینی چاہیے۔ اگر ایک خصیہ چھوٹا یا دونوں چھوٹے خصیے ہوں تو اس کو ترجیح نہ دیں۔ سکروٹل ہرنیا آسانی سے پہچان کیا جاسکتا ہے۔ کبھی کبھار مکمل یا دو میں سے ایک خصیہ اگر پیٹ کے اندر رہ گیا ہو تو ایسے سانڈوں کو ہرگز منتخب نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ موروثی نقص ہے اور آئندہ نسل میں منتقل ہوسکتا ہے۔ (شکل 6.10) (شکل 6.11)

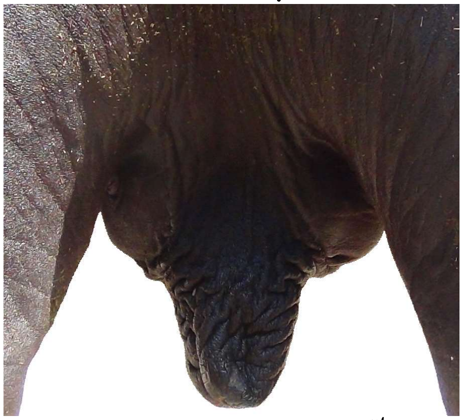

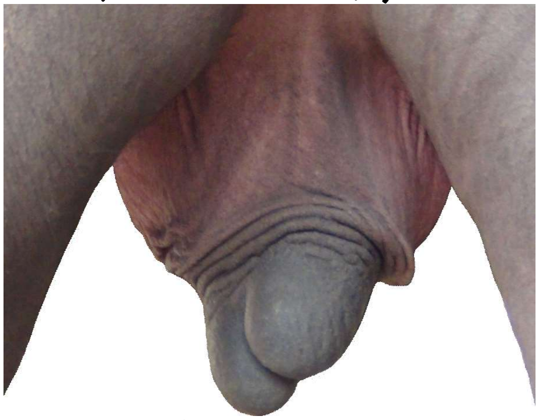

شکل 6.10 خصیوں کی غیر فطری حالتیں

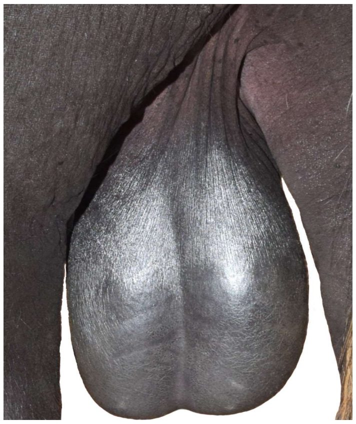

شکل 6.11 خصیوں کی چھوٹی تھیلی

6.5۔ میان اور ختنہ

کوہان والی گائے کی نسلوں (مثلاً ساہیوال) میں میان/شیتھ (Sheath) خاص اہمیت کی حامل ہے۔ کیونکہ یہ ڈھیلی، لٹکتی ہوئی چھوٹی سے بڑی سائز کی ہوتی ہے۔ لیکن بھینس کے سانڈوں میں یہ چھوٹے سائز کی ہوتی ہے گو اس میں کافی تنوع ہے۔ ایسے سانڈوں کو ترجیح دینی چاہیے جن کی میان کم ڈھیلی ہو کیونکہ ایسے سانڈوں کو دوران سفر اور ملائی زخمی ہونے کا اندیشہ کم ہوتا ہے۔ سانڈوں میں ختنے کا باہر نکلنا ایک بڑا مسئلہ نہیں ہے (شکل 6.14) لیکن کبھی کبھار ایسے سانڈ ہوتے ہیں جن میں یہ مسئلہ ہو انہیں فوقیت نہیں دی جائے گی۔ بلکہ ایسے سانڈ جن میں ختنہ زیادہ ہو ان کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے۔ تا کہ اگلی نسلوں میں سانڈ کے نازک حصوں کا زخمی ہونے کے مواقع کم ہو سکیں۔ 2013 کے ایک آسٹریلین مقالے میں اس بات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ (شکل 6.12)(شکل 6.13)

شکل 6.13 میان/موتری اور خصیوں کی ساخت

شکل 6.12 میان/موتری غیر معمولی لمبائی

شکل 6.14 ختنہ (بایاں ناپسندیدہ، دایاں مناسب)

6.6۔ خصیوں کے ساتھ فالتو تھن

سکروٹم کے سامنے، دونوں طرف چھوٹے تھنوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ یہ تھن لمبائی میں اور جگہ میں مختلف ہوتے ہیں اور ایک دھبے سے لے کر ایک انچ تک لمبے ہو سکتے ہیں۔ نیلی راوی میں یہ معلومات نہیں ہیں کہ بیٹیوں کے حیوانے کا تعلق ان کے ساتھ ہے یا نہیں لیکن پرانے ڈیری حوالہ جات میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ ان تھنوں کی موجودگی کی جگہ کا بیٹیوں کے حیوانے پر تھنوں کی جگہ کی منتقلی وقوع پذیر ہوتی ہے۔ سانڈوں میں بھی ان تھنوں کی جگہ مختلف ہوسکتی ہے۔ کچھ میں یہ ایک ہی سطح پر اور کچھ میں علیحدہ علیحدہ لگے ہوتے ہیں۔ بہرحال سانڈوں میں ان تھنوں کا علیحدہ فاصلے پر ہونا بہتر ہے اسی طرح سانڈ میں خون کی نمایاں نالیوں کی موجودگی جنسی خصوصیات میں سے ہے۔ جو کہ جانور کی اِن نالیوں کی طرح پیٹ کے ساتھ چھوٹی اور عموماً تعداد میں دو ہیں۔ پیٹ کی دیوار کھلتے ہی غائب ہو جاتی ہیں۔ سانڈوں میں خون کی نالیاں اور ابھاروں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ (شکل 6.15)

شکل 6.15 خصیوں کے ساتھ فالتو تھن (بایاں دونوں پسندیدہ، دایاں غیر پسندیدہ)

7۔ چھوٹی عمر کے سانڈوں کا انتخاب

چھوٹی عمر کے سانڈوں میں جنسی طور پر بڑھنے کی صلاحیت میں کافی تغیر ہے۔ (شکل 7.1) اہم خوبیوں کے ساتھ ساتھ سر میں پسندیدہ نسلی خواص بالکل واضح ہونے چاہیں۔گردن کا موٹا ہونا اور ابھرنا بلوغت کے ساتھ ہوتا ہے۔نر میں سکروٹم مکمل طور پر تیار ہو جس میں یکساں سائز کے دو غدود ہونے چاہیں۔عمر کے مطابق بڑھوتری انتہائی اہم ہے۔پچھلی ٹانگوں کا مناسب طور پر کھلا ہونا ضروری ہے کیونکہ اگر جانور چھوٹی عمر میں ٹانگوں کے کسی نقص میں مبتلا ہے تو بڑا ہو کر نقص اور زیادہ واضح ہو جائے گا۔خصیوں کے نقص جلدی واضح ہو جاتے ہیں اس لیے جج انہیں واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ (شکل 7.2) (شکل 7.3)

شکل 7.1 چھوٹی عمر کے نیلی راوی نسل کے سانڈ

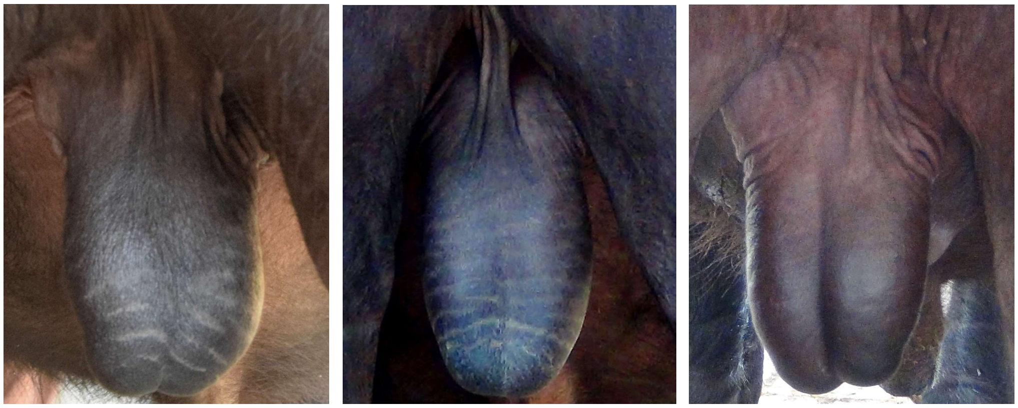

شکل7.2 چھوٹی عمر کے نیلی راوی سانڈوں میں مناسب خصیے

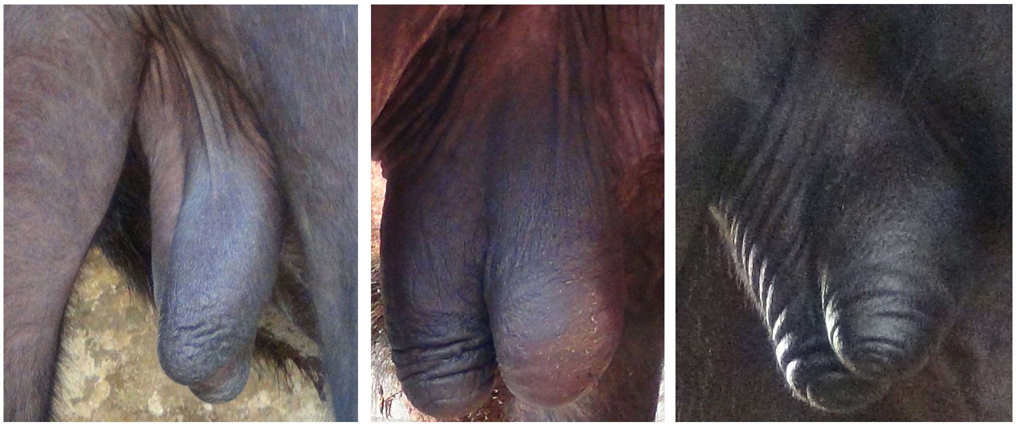

شکل7.3 چھوٹی عمر کے سانڈوں میں خصیوں کی تھیلی کی غیر مناسب ساخت

ٹیبل -7.1 سانڈ کی خوبصورتی کے نقاط کا خلاصہ

	جسمانی خصوصیت	مفصل بیانیہ	سکور
	نر کے اوصاف	عضلاتی ۔ سست چال لیکن چُست مرکزی اوصاف۔ خاص مقامی عادات، جوان سانڈ مقابلتاً جو شیلے ہوتے ہیں اور کچھ غصے والے بھی	35
1	سکروٹم کی شکل	عموماً W شکل لیکن تنوع بھی موجود ہے۔ ہلکی سی پیچھے کو مڑی ہوئی قابلِ قبول مگر دایاں/ بائیں طرف کو بل کھاتی ہوئی ناپسندیدہ۔ گرمیوں میں W کا نیچے والا حصہ زیادہ چوڑا اور گول ہوسکتا ہے اور ھاک سے نیچے بھی آجاتا ہے۔	08
2	سکروٹم کا محیط	زیادہ تر جوان سانڈوں میں 30cm سے زیادہ محیط چھوٹے سانڈوں میں جسم کی مناسبت سے چھوٹے خصیوں کو کم نمبر ملتے ہیں۔	08
3	خصیوں کی گہرائی	درمیانے سائز کے خصیے جو کہ جسم سے فاصلے پر واقع ہوں گرمی کے موسم میں نیچے کی طرف اور سردی میں اوپر کی طرف ہوں۔	07
4	میان/شیتھ	جب سانڈ ملائی کرے تو اس دوران آلہ تناسل بغیر رکاوٹ نکلے	05
5	فالتو تھن	خصیوں کی تھیلی کے سامنے دو دائیں اور دو بائیں، اوپر اگلی طرف (فاصلے پر)	03
6	ختنہ	آزاد اور چھوٹا	04

	پچھلی ٹانگیں اور پاؤں	مضبوط ٹانگیں اور پاؤں	25
1	حرکت	جسمانی وزن کو آسانی سے اٹھانا اور چلنا	05
2	پچھلی ٹانگیں اور پیچھے سے عکس	ٹانگیں سیدھی اور ہاک ایک دوسرے سے فاصلے پر	05
3	ٹانگوں کا طرفانہ عکس	نہ جھکی ہوئی نہ دبی ہوئی	04
4	پاؤں	مضبوط اور دو کھروں کے درمیان کم سے کم فاصلہ	04
5	ہاک	صاف اور سوزش کی کوئی علامت نہ ہو	02
6	تھرل کی حالت	لمبی اور چوڑی ہپ اور پن بون کے درمیان میں	02
7	پاسٹرن	مناسب سائز (گائیوں کی نسبت کم لمبائی)	02
8	ہڈی	ہموار اور صاف' کافی مواد کے ساتھ	01
	دودھیل اوصاف	کُھلا جسم زاویائی ہونا چاہیے	20
1	سینہ	سینہ گہرا اور چوڑا لیکن کولی چھوٹی	04
2	ران	کم خم دار اور ہموار لیکن زیادہ فربہ نہ ہو	04
3	گردن	لمبی اور عُضلاتی بڑی عمر کے نروں میں تھوڑی موٹی	04
4	پسلیاں	کافی اُبھری ہوئی اور پیچھے کو مڑی ہوئی	03
5	بیرل	کافی گہرائی اور چوڑائی لیکن ڈھول نما نہ ہو	02
6	ودرز	نوکیلی خوبصورتی سے لگی ہوئی جسم کے سائز سے مطابقت رکھتی ہو	02

7	جلد	ڈھیلی، پتلی اور نرم ہو	01
	فریم	نسلی خصوصیات اور ڈھانچے کے حصوں کے مطابق ہو	20
1	نسلی اوصاف	نیلی راوی اور کُنڈی میں سیاہ/بھورا (اور مختلف شیڈز) جبکہ ازاخیلی میں البائینو یا سفید دھبوں والا بھورا رنگ۔ نیلی راوی میں دُم کا گچھا سفید اور کُنڈی میں سیاہ، آنکھیں نیلی راوی میں (ترجیحاً) سفید لیکن کُنڈی میں سیاہ، نیلی راوی میں ماتھے، تھوتھنی یا ٹانگوں کا نچلا حصہ سفید بھی ہوسکتا ہے۔ نیلی راوی اور کُنڈی میں سینگ مڑے ہوئے لیکن اگر پوری طرح نہ بھی مڑے ہوں تو کم از کم چھوٹے جبکہ ازاخیلی میں درانتی نما	08
2	جسمانی ساخت	سکرم پر سے اونچائی عموماً 155 سینٹی میٹر (140-170cm) اور وزن 600 سے 800 کلوگرام	04
3	رمپ	لمبی چوڑی تھرل سے کافی فاصلے پر	03
4	اگلا دھڑ	اگلی ٹانگیں سیدھی اور مربعائی جگہ پر کچھ جھکی ہوئی	02
5	کمر	سیدھی اور قریباً ہموار	02
6	سٹائل	چُست، قابو کرنے کے لیے نتھ کی ضرورت	01

8۔ چھوٹے بچوں کا انتخاب

چھوٹے بچوں کا انتخاب آسان نہیں ہوتا کیونکہ سارے ہی خوبصورت لگتے ہیں چونکہ وہ ماؤں کا دودھ براہِ راست پیتے ہیں اس لیے موٹے اور تازے بھی ہوتے ہیں نسلی خصوصیات کو آسانی سے پہچانی جاسکتی ہے اس طرح عمر کے مطابق قوت بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ اگر ان کی تعداد بہت زیادہ ہو تو آسانی کے لیے سکول کے بچوں کو جج بنا دیا جائے اور انہیں ایک ایک ہار یا کوئی اور چیز دی جائے اور کہا جائے کہ جس بچے کو وہ پسند کرتے ہیں اسے وہ ہار ڈال دیں اس طرح جس کٹوں اور کٹیوں کو زیادہ بچے پسند کریں اسے بہتر سمجھا جائے ایک جیسے نمبروں والوں کو دوبارہ سے مقابلہ کروالیا جائے صرف اس بات کا خیال رہے کہ بچے بھیڑ چال کا بھی آسانی سے شکار ہو سکتے ہیں اس لیے ہار دے کر بھیجتے وقت جج انہیں باور قرار دے کر اپنی مرضی کرنی ہے اور کسی اور کی پسند کو اپنی پسند نہیں بنانا بکریوں کے بچوں کے لیے ہم نے یہ طریقہ کافی کامیابی سے اپنایا ہے لیکن جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ یہ کام نسلی خصوصیات کے حامل بچھڑوں اور بچھڑیوں کا علیحدہ کرنے کے بعد ہی کیا جائے گا۔

شکل 8.1 اوپر: دائیں بھورا نیلی راوی اور بائیں کالا نیلی راوی
نیچے: دائیں البائنو نیلی راوی اور بائیں اذاخیلی

9۔ جج حضرات کے لیے تجاویز

جج حضرات اس بات کو یقینی بنائیں کہ جانوروں کے چلنے اور نمایاں ہونے کے لیے جگہ (Judging Ring) کافی بڑی ہو اور جج ہر جانور کو فاصلے سے دونوں اطراف اور پیچھے سے دیکھنے کے قابل ہوں۔ وہ جگہیں جہاں پہلی مرتبہ مقابلہ خوبصورتی ہو رہا ہو۔ ناظرین ہر چیز کو دیکھنے کے لیے دلچسپی رکھتے ہیں تو مقامی منتظمین اس کو کنٹرول کرنے میں مدد دیں تا کہ جانوروں کو صحیح جج کیا جا سکے۔ یہاں مائکروفون کا استعمال مفید

ہوسکتا ہے اگر وہاں جانوروں کی تعداد شو رِنگ کی گنجائش سے زیادہ ہو تو جانوروں کو گروپس میں جج کریں اور ہر گروپ میں سے تین جانوروں کا چناؤ کر کے فائنل انتخاب کے لیے چنیں۔ جو لوگ ہر قدم پر تصویریں لے رہے ہوں ان کو خاص احتیاط سے سمجھایا جائے اور ان کو رنگ میں آنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ گرم موسم میں سورج سے بچنے کے لیے شامیانے کافی بڑے ہونے چاہیے۔ کارکن ہمہ وقت رِنگ کی صفائی کے لیے موجود ہونے چاہیں۔ بعض جانور زیادہ تنگ کرنے والے ہوتے ہیں یا ان کو کنٹرول کرنا مشکل ہوتا ہے تو

ان کو رِنگ سے باہر نکلنے کے لیے راستہ کا بندوبست بھی ہو جانوروں کو ترجیجاً ٹیگ کیا ہونا چاہیے اور دائرہ میں داخل ہونے سے پہلے ان کے ہارسنگار آہستگی سے اتار دینے چاہیں۔

اس یقین کے بعد کہ ججنگ کے لیے ماحول سازگار ہے اور تمام جانور (ایک گروہ/ زمرے/ کلاس کے) رِنگ میں ہیں تو مالکان سے کہیں کہ دائرہ میں جانوروں کے ساتھ چلیں۔لڑاکے یا غصیلے جانوروں اور ایسے جانور جو کہ ظاہری طور پر نقص زدہ ہوں (متضاد چیزیں دیکھیں) ان کو پہلے ہی نکل جانے کا کہیں۔ایسے جانور جن کو معمولی اور عارضی زخم ہوں ان کو متضاد کے زمرے میں نہیں لانا چاہیے۔کلاس کے متعلق مجموعی طور پر محسوس کرنا (دوسری کلاس کے مقابلہ میں اسی کلاس کے متعلق جو کہ پہلے مقابلہ میں) بہت اہم ہے۔جانور کو اس بنیاد پر رکھا جاتا ہے جو وہ آج ہے نہ کہ اُس پر جو وہ مستقبل میں ہوگا۔

پہلی سکریننگ کے بعد ابتدائی چناؤ کے لیے ایک یا دو چکر اور بعد میں فائنل راؤنڈ (دائرہ کی جگہ اور بھینسوں کی تعداد پر منحصر ہوتا ہے)۔جانوروں میں مثالی حیوانہ، قد کاٹھ، لمبائی، چوڑائی اور پچھلی ٹانگوں کو فاصلے پر کھڑے ہو کر دیکھیں۔لمبی گردن اور کھلی پسلیوں والے جانوروں کو بھی ابتدائی راونڈ میں ضرور چنیں۔جیتنے والوں کو بتانے کے بعد اگر ممکن ہو تو وہ جن کا چناؤ آخری رینک میں کسی نقص اور کوالٹی کی بناء پر نہیں ہوسکا ان کو سراہا جائے۔لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ٹرافی کے ساتھ واپس ہوں اس بات کو سمجھیں کہ لوگ اپنے جانوروں کا ہم عمر جانوروں سے مقابلہ کرتے ہیں جبکہ جج کے پاس محدود اختیار/مواقع ہوتے ہیں اس نے تمام جانوروں کو جج کرنا ہے (یہ فرض کر کے کہ ان کی عمریں ایک جیسی ہیں) جو رنگ میں ہیں اور ایک خاص کلاس میں آگئے ہیں۔ اس بات کا ادراک رہنا چاہئے کہ دودھیل بھینسوں کا حیوانہ اور دوسری جسمانی خصوصیات نوجوان بھینسوں سے بہتر ہوتی ہیں۔اس طرح سانڈوں کے مقابلوں میں غصیلے جانوروں کو پہلے راونڈ ہی سے باہر بھیج دینا چاہیے اور ہر سانڈ کو نتھنے والا رنگ ڈالا گیا ہو اور اسے دو سے زیادہ آدمیوں کی ضرورت نہ ہو۔

جانوروں کے گروہ جتنے زیادہ ہوسکیں بنا لینے چاہیں تا کہ ایک گروپ میں ایک ہی عمر کے جانور اکٹھے ہوں۔ ہر کلاس میں کچھ نہ کچھ مارجن 4th یا 5th پوزیشن یا اس سے بھی نیچے رکھیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ جیت سکیں۔ لوگوں میں اُمید قائم رکھنا اور اچھے مقابلہ کا رجحان بڑھانا ایک قابلِ تحسین کام ہے۔

بفلو بریڈرز اسوسی ایشن پنجاب (پاکستان)

چوہدری آفتاب احمد خاں چیمہ
(چیئرمین)

میاں سعید حسن ہوتیانہ
(صدر)

چوہدری عاشق گجر
(سینئر نائب صدر)

چوہدری بشارت عزیز جسپال
(نائب صدر)

انجینئر میاں سمیع اللہ
(جنرل سیکرٹری)

خان علی عمران رتھ
(ایڈیشنل جنرل سیکرٹری)

ملک شوکت ڈوگر
(ڈپٹی جنرل سیکرٹری)

چوہدری عبدالجبار مان
(فنانس سیکرٹری)

رانا وقاص احمد
(ڈپٹی فنانس سیکرٹری)

چوہدری اعجاز احمد مان
(جوائنٹ سیکرٹری)

سید جواد حسن شاہ
(جوائنٹ سیکرٹری)

میاں ساجد اعجاز ہوتیانہ
(سیکرٹری قانون)

چوہدری غالب حیات مانگٹ
(انفارمیشن سیکرٹری)

ڈاکٹر فرخ بشیر بھٹی
(ٹیکنیکل ڈائریکٹر)

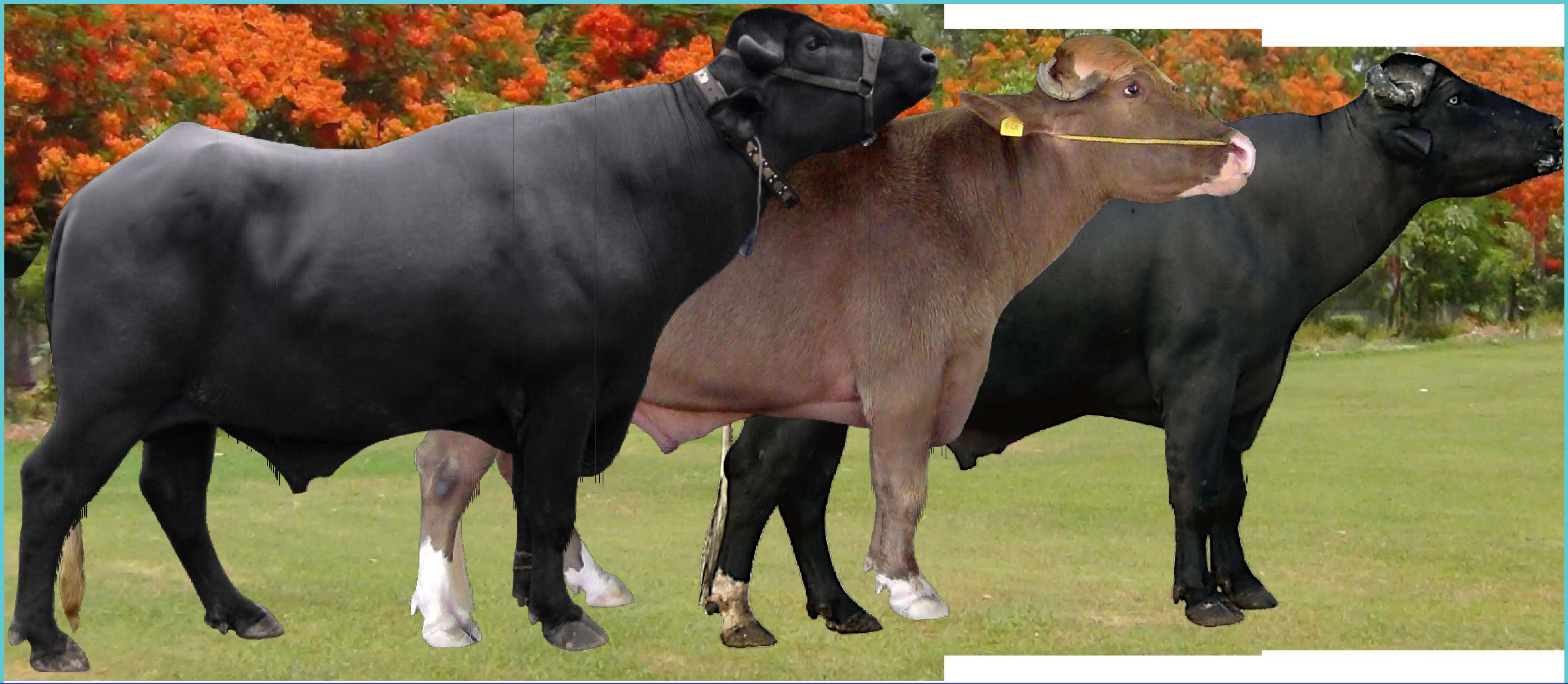

سب سنٹر آف نیشنل سنٹر فار لائیوسٹاک بریڈنگ، جنیٹکس اینڈ جینومکس، چولستان یونیورسٹی آف وٹرنری اینڈ اینمل سائنسز بہاولپور

ISBN: 978-969-23492-0-8